# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 20 ستمبر 2022ء بمطابق 23 صفر المظفر 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر انیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ۔

اعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

**هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ O وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا O**
**مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ O وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا**
**يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ O ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي**
**التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ O كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ**
**يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ O وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً**
**وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۔**

(ترجمہ): وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اُس کو پوری جنس دین پر غالب کر دے اور اِس حقیقت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں تم جب دیکھو گے اُنہیں رکوع وسجود، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں یہ ہے ان کی صفت توراۃ میں اور انجیل میں اُن کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت دی، پھر وہ گدرائی، پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں اِس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے ہیں اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ وآخِرُ الدَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

## نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جزاک اللہ۔ کوئسچنز آور: کوئسچن نمبر 15149، جناب خوشدل خان صاحب۔

* 15149 _ <u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: کیاوزیرآبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے محکمہ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہوتو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، عہدہ، ڈومیسائل، اخباری اشتہارات، میرٹ لسٹ، انٹرویو کا طریقہ کار اوران کے نمبرز کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیرآبپاشی)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت میں مختلف آسامیوں پر بھرتی کی گئی۔

(ب) محکمہ ایریگیشن میں بھرتی آسامیوں کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کوفراہم کی گئی)۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ دا کوئسچن دے د ایریګیشن ډیپارټمنټ په باره کښې Regarding the appointments. (الف) آیایہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے محکمہ میں مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی ہیں؟(ب) آیایہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے مختلف آسامیوں پر، تواگر(الف) کا جواب اثبات میں ہوتو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ افراد کے نام، شناختی کارڈ، عہدہ، ڈومیسائل، اخباری اشتہارات، میرٹ لسٹ، انٹرویو کا طریقہ کار اوران کے نمبرز کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ سر، انہوں نے اس کے ساتھ جو تفصیل فراہم کی ہے تو نہ ان کے ساتھ شناختی کارڈ کی کاپیاں ہیں، نہ ان کے ساتھ ڈومیسائل کی کاپیاں ہیں، نہ اخباری اشتہارات ہیں، نہ میرٹ لسٹ ہے اور نہ انٹرویو کا طریقہ کار ہے، نہ اس کے ساتھ کوئی Documentary, meaning there by that the reply is not supported by the documentary evidence، چاہیئے یہ تھا کہ یہ کلاس فور کا معاملہ ہے اور کلاس فور کا معاملہ ہم اس وقت طے کر سکتے ہیں کہ آیا ہمارے قانون اور رولز کے مطابق جو ریکروٹمنٹ رولز ہیں یااپوائنٹمنٹ رولز ہیں، اس کے مطابق یہ کلاس فور آپ لوکل لیں گے، جب آپ کا گاؤں ہے، آپ کا ایریا ہے اوراس میں وہاں پر جو کوئی ٹیوب ویل ہو یاجہاں بھی ہو، تو وہاں پر لوکل، تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیایہ لوکل لوگ بھرتی ہوئے ہیں یا کہ نہیں کسی اور جگہ سے آئے ہوئے ہیں؟ دوسرا بھائی،

کہ طریقہ کار آپ نے کیا کیا، آیا آپ نے Employment exchange کے ذریعے کیا ہے؟ اگر آپ نے Employment exchange کے ذریعے کیا ہے جو قانون ہے تو کیا آپ نے ریکوزیشن بھیجی ہے، کتنی ریکوزیشن بھیجی ہے اور کتنے آپ کے وہ آئے ہیں؟ تو میری آپ سے دو گزارشات بھی ہیں اور منسٹر صاحب شریف آدمی ہیں، میں اس سے بھی گزارش کرتا ہوں، یا تو یہ واپس بھیجا جائے ڈیپارٹمنٹ کو کہ وہ Complete، جو Requirement میں چاہتا ہوں یا ہاؤس کی انفارمیشن، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ صحیح انفارمیشن دے دیں اور یا اس کو کمیٹی کو ریفر کر لیں تاکہ ہم وہاں پر یہ دیکھ لیں کہ وہاں پر ان کی یہ اپوائنٹمنٹس میرٹ پر ہوئی ہیں کہ نہیں Like and dislike پر ہوئی ہیں، Favoritism ہوئی ہے نہیں ہوئی ہے؟ تو یہ میرے صرف نوٹ۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minster, to respond. Arshad Ayub Sahib.

وزیر آبپاشی: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ میرے آنریبل ممبر صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا، اس پہ محکمے نے ایک بڑی Detailed working بھی کی ہوئی ہے، ID card کا انہوں نے ذکر کیا، تو واقعی ID card کی کاپیاں Attached نہیں ہیں مگر نمبر سب کے آئے ہوئے ہیں، کلاس فور کا جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ کلاس فور اپوائنٹمنٹ کا ہمارا یہ اختیار ہمارے زیادہ تر ایم پی ایز کا ہی ہے، وہ ہی Suggest کرتے ہیں، ساری ضلع لیول پہ ہوتی ہیں اور وہ بھی تقریباً ساری ڈیٹیل آئی ہے۔ باقی آپ نے اشتہارات کی بات کی ہے، اشتہارات کلاس فور کے کبھی بھی نہیں لگتے ہیں جی، اشتہارات ان پوسٹس کے لگتے ہیں جو گریڈ چار سے اوپر ہوتی ہیں Grade 7 and above، اس کے آتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں مزید تفصیل، تو آپ کو ان ID cards کی بھی کاپی اگر آپ ڈیمانڈ کرتے ہیں، ویسے اس میں ID card numbers بھی لکھے گئے ہیں، آگے اس کے ضلعے کا بھی لکھا ہوا ہے، ضلع کی بھی ساری ڈیٹیلز دی ہیں، اگر مزید آپ چاہتے ہیں تو ہم آپ کو کوئی ایڈیشنل سیکرٹری یا کوئی محکمے کا بندہ آ کر آپ کو ساری تفصیل دے دیگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: میں منسٹر صاحب کا بہت مشکور ہوں، میں آپ کے علم کیلئے عرض کرتا ہوں کہ اشتہارات سب Vacancies کیلئے ہوتے ہیں Irrespective of the grade and scale لیکن صرف رولز میں یہ ہے، اگر آپ رولز پڑھ لیں،

The Khyber Pakhtunkhwa, Appointment, Promotion and Transfer Rules, 1989.

آپ کے پیچھے آپ کا آفیسر بیٹھا ہوگا، آپ ان سے پوچھیں، اس میں دو چیزیں ہوتی ہیں، اشتہار سب کیلئے ہوتا ہے، خواہ وہ گریڈ ایک سے لیکر جہاں پر Initial recruitment ہوتی ہے، تو اس کیلئے Publication ہوتی ہے، اشتہار ہوتا ہے لیکن اس قانون میں ذرا سی امنڈمنٹ یہ ہوئی ہے کہ جہاں پر Employment exchange ہو اور کلاس فور کی بھرتی ہو تو پھر جس طرح پشاور میں Employment exchange ہے تو وہاں پر اشتہار کی ضرورت نہیں ہے لیکن ایک بات ہے کہ اشتہار اس وقت آپ پھر بھی دیں گے کہ اگر اس کے ساتھ آپ گریڈ سولہ کی اپوائنٹمنٹ کرتے ہیں، گریڈ بارہ کی کرتے ہیں، گریڈ دس کی، تو پھر آپ اشتہار سب Vacancies کے لئے دیں گے اور اگر صرف آپ کلاس فور لیتے ہیں تو پھر جب جس ضلع میں Employment exchange ہو، تو وہاں پر اشتہار کی ضرورت نہیں ہے، وہاں پر آپ کا ڈیپارٹمنٹ آپ کا سیکرٹری وہاں پر نام پیش کرکے ریکوزیشن کریں گے کہ ہمارے پاس اتنی Vacancies ہیں، لہذا ہمیں جو آپ کے Registered candidates ہیں، Employment exchange وہ ہمیں بھیج دے، تو پھر وہ آپ کو نام بھیج دیں گے اور اس کے پیچھے آپ، تو میری تو یہ گزارش ہے In the interest of public کہ اگر اس کو منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں تو اگر اس کو ہم کمیٹی بھیج دیں تو بہتر ہوگا تاکہ ہمیں بھی پتہ چل جائے کہ کس طرح یہ اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، یہ لوگ اپوائنٹمنٹ کس طرح کرتے ہیں، کہاں پر ہوئی ہیں؟ میں آپ کو Frankly بتادیتا ہوں کہ میرے حلقے میں میجارٹی جو ٹیوب ویلز ہیں، ان پر نوشہرہ کے لوگ ہیں، بس آپ بہتر جانتے ہیں، آگے میں نہیں کہتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ارشد ایوب صاحب۔

وزیر آبپاشی: جی کمیٹی میں اور مجھے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اب آپ اندازہ لگائیں کہ اگر آپ کے گاؤں میں بڈھ بیر کا آدمی کوئی لگ جائے تو کیا وہ آپ کے گاؤں آسکتا ہے یا وہ مالکان چھوڑ سکتے ہیں؟ یا Augmentation tube well ہو، جو بھی ٹیوب ویل ہو، تو اب اندازہ لگائیں کہ چارسدہ کے، نوشہرہ کے لوگ بڈھ بیر یا سوڑیزئی میں یا سوڑیزی پایان میں کہاں کام کرسکتے ہیں؟ تو نقصان اس سسٹم کا ہو جاتا ہے، وہ ٹیوب ویل پھر چلاتے نہیں

ہیں، چلتا نہیں ہے، پھر Off یا On نہیں ہوتے، ان کی سیکورٹی نہیں ہوتی، تو مصیبت بن جاتی ہے۔ سر، یہ تو میں سسٹم کی بات کرتا ہوں، میں ایک فرد کی بات نہیں کرتا، میں سسٹم کی بات کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ارشد صاحب۔

وزیر آبپاشی: سپیکر صاحب، خوشدل خان صاحب ہمارے بڑے آنریبل ممبر ہیں، انہوں نے جو سوال پوچھا ہے، انہوں نے ایک تفصیلی سوال پوچھا ہے، انہوں نے کہا ہے کہ 2018 سے لیکر 2022 تک تمام Posts and appointments جن میں آپ کے ایس ڈی اوز بھی ہیں، سب انجنیئرز بھی ہیں، گیج ریڈرز ہیں، یہ تو آپ اگر کمیٹی میں بھجوا بھی دیں تو پورا ایک سال لگے گا، کمیٹی اس کو Analyse کرے گی تو ان سے میری گزارش ہے کہ ان کا جو Precise apprehension ہے، جدھر یہ سمجھتے ہیں کہ مجھے پتہ ہے کہ ان کا Concern کس طرف ہے، تو ادھر یہ آجائیں، میرے دفتر آجائیں، میں خود ان کے ساتھ بیٹھونگا، میرا سیکرٹری ہوگا، تمام سٹاف ہوگا، ان کے تحفظات اور Full information جو یہ چاہتے ہیں، ہم ان کو Provide کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، زه په دې خبره پوهه نه شوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو ده ډیر په اسانه طریقه سره اووئیل چې زه ستاسو په تحفظاتو پوهه یم او چې تاسو څه وئیل غواړئ نو ما سره دفتر ته، زه به درشم، کښینئ خبره به اوکړئ۔ ٹھیک ده، تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کار اوشو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، کوئسچن نمبر 15289۔

* 15289 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) کو ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ ضلع کو کتنا فنڈز ریلیز کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ) جواب (وزیر برائے محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں ضلع جنوبی وزیرستان کے لئے گزشتہ مالی سال 2019-20 اور موجودہ مالی سال 2020-21 کے لئے مختص کردہ اور ریلیز کردہ فنڈز کی تفصیل ذیل ہے۔

Detail of Development Funds for District South Wazirstan for the Financial Year 2019-20.

**For the Financial Year 2019-20.**

| Allocated Budget | Release Budget |
|---|---|
| Rs.4085030127 | Rs 3893165304 |

**For the Financial Year 2020-21.**

| Allocated Budget | Release Budget |
|---|---|
| Rs.4085030127 | Rs 3893165304 |

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ دیکھیں، بات یہ ہے کہ جب کمیٹی کے حوالے نہیں کیا جاتا تو اس کا مطلب جب منسٹر صاحب خود دعوت دے رہے ہیں کہ خوشدل صاحب کا کام ہو گیا، تو میں اس پہ خوش ہوں کہ جب اپوزیشن اور گورنمنٹ ایک دوسرے کے ساتھ اتنے اچھے رویئے سے بات کرتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ اچھی بات ہوتی ہے۔ اچھا، میرا کوئسچن ہے، تو جناب سپیکر صاحب، یہ جنوبی وزیرستان کے بارے میں میرا کوئسچن ہے ہمارے فنانس منسٹر سے لیکن جناب سپیکر، میں نے یہاں پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع جنوبی وزیرستان (سابقہ فاٹا) کو ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں؟ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع جنوبی وزیرستان میں کتنا فنڈ لگا ہے؟ اور ریلیز کتنا ہوا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر خزانہ سے یہ سوال جنوبی وزیرستان جو کہ ایک پسماندہ علاقہ ہے، میں ترقیاتی فنڈ کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنا فنڈ مختص ہوا ہے، کتنا ریلیز ہوا ہے، کتنا خرچ کیا گیا ہے؟ اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے لیکن جناب سپیکر صاحب، مکمل تفصیل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ Complete details جواب میں بتائیں لیکن 2019-20 میں انہوں کہا کہ چار ارب سے زیادہ رکھے گئے ہیں اور پھر اس میں بتایا کہ ریلیز تین ارب 90 کروڑ روپے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، جو فنڈ جہاں پہ خرچ کیا گیا ہے، اس کی تفصیل مجھے نہیں ملی ہے، فنڈ کہاں پہ خرچ ہوا ہے، کس جگہ پہ خرچ ہوا ہے؟ اور نہ ہی جن پراجیکٹس کیلئے ریلیز کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل مطلب Complete detail ہی نہیں ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، پھر 2020-21 میں کہا گیا ہے کہ پانچ ارب ریلیز ہوئے ہیں اور چار ارب 80 کروڑ روپے مطلب رکھے گئے، پانچ ارب 89 لاکھ روپے اور ریلیز بھی چار ارب، پانچ ارب 89 کروڑ

روپے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، جو فنڈ جہاں پہ خرچ ہوتا ہے اور مجھے پتہ ہے کہ اس کا جواب شوکت یوسفزئی دیں گے، تو بڑی معنی خیز انداز میں مجھے دیکھ رہے ہیں، تو جناب سپیکر، جو فنڈ جہاں پہ خرچ ہوتا ہے اور جن پراجیکٹس کیلئے ریلیز کیا جاتا ہے تو اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ جناب سپیکر، مطلب یہ کہ Complete detail ہی نہیں دی گئی ہے۔ جناب سپیکر، لمحہ فکریہ تو یہ ہے کہ 22-2021 کو ہی نہیں کیا، میرے خود دار بہادر قبائل کے لئے کیا اتنا بھی حق نہیں ہے کہ ان کے سوال کا جواب بھی صحیح طریقے سے نہ دیا جا سکے؟ تو مکمل تفصیل فراہم کرنے کیلئے اور نہ ہی کچھ، صرف ایک کاغذ کے پرزے پہ نمبر ڈال دیئے جائیں۔ جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے 2019 سے لیکر 2022 تک جتنے بھی پیسے ریلیز کئے گئے ہیں وہ عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کی بجائے کچھ لوگوں کی جیب کی زینت بنے ہیں اور تفصیل نہ دینے کا مطلب یہی ہے کہ Ground پہ کوئی کام نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی پراجیکٹ ہوتا تو کم از کم مجھے مکمل تفصیل فراہم کی جاتی۔

Mr. Speaker: Concerned Minister, to respond. Shaukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر صاحب، انہوں نے یہ ڈیٹیل مانگی تھی کہ کتنا پیسہ ریلیز ہوا ہے اور کتنا خرچ ہوا ہے؟ تو آپ کو پتہ ہے کہ کسی ضلع کے لئے پیسہ جاتا ہے، کسی ایک محکمے کو نہیں جاتا، مختلف ڈیپارٹمنٹس ہوتے ہیں، مختلف پراجیکٹس ہوتے ہیں اور یہ میں اس سے اتفاق کرتا ہوں، اگر انہوں نے ڈیٹیل اس طرح مانگی ہے، وہ بھی ان کو دے دی جائے گی کیونکہ اس میں تو یہ لگتا ہے کہ کتنے پیسے ریلیز ہوئے ہیں اور کتنے مختص ہوئے ہیں، کتنے ریلیز ہوئے ہیں، کتنے خرچ ہوئے ہیں؟ تو انہوں نے اس کی ڈیٹیل بتا دی ہے کہ یہ یہ خرچ ہوئے ہیں، اگر یہ چاہتی ہیں کہ محکمہ وائز اس میں لکھنا پڑتا ہے کہ محکمہ وائز تفصیل دی جائے کیونکہ یہ پیسہ کسی اور محکمے کے پاس نہیں ہوتا ہے، تو اگر محکمہ وائز چاہیئے تو آپ بتا دیں، ان شاء اللہ دے دیں گے کیونکہ وہ ایک ڈیپارٹمنٹ نہیں ہوتا، اس میں ٹائم لگے گا، مختلف ڈیپارٹمنٹس سے تفصیل مانگی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، دیکھیں،

ے تو ادھر ادھر کی نہ بات کر
یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں

تیری رہبری کا سوال ہے

سر، بات یہ ہے کہ یہ گول مول جواب دے کر ہر بندے کو یوں ہی کہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں، آپ ہمارے ساتھ آفس میں آجائیں، آپ یہ کر لیں، تو جناب سپیکر صاحب، مکمل تفصیل کا کیا مطلب ہوتا ہے، مجھے پیسوں سے کوئی غرض نہیں ہے، کتنے پیسے ریلیز ہوئے، کتنے پیسے جیبوں میں گئے، مجھے مطلب تھا کہ مکمل تفصیل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کونسے پراجیکٹس پہ لگے؟ مکمل تفصیل یہ نہیں ہوتی کہ آپ مجھے یہ کاغذ کے پرزے پہ قبائل کیلئے لکھ دیں کہ اتنے پیسے ریلیز ہوئے، اتنے پیسے ہم لوگوں نے رکھے جناب سپیکر، مجھے مکمل تفصیل چاہیئے اور ابھی کے، ابھی چاہیئے، میں وزیر خزانہ کو نہیں بخشوں گی۔ میں اس سے ابھی کے ابھی یہ تفصیل مانگوں گی، ہر کام میں اس نے ڈنڈی ماری ہوئی ہے، وہ وزیر صحت ہو، وہ صحت کا محکمہ ہو، وہ فنانس ہو، ہر جگہ پہ اس نے اپنی Monopoly بنائی ہوئی ہے۔ بات یہ ہے کہ مجھے مکمل تفصیل آپ سے نہیں مجھے اس سے چاہیئے اور اس کو کہیں کہ اس ایوان میں حاضر ہو، اس کا کام ہے، آج اس کا کوسچن تھا، اس کو یہاں پہ ایوان میں حاضر ہونا چاہیئے تھا اور منسٹر اگر حاضر نہیں ہوتا تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں کوئی گڑبڑ ہے، اس میں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تو جناب سپیکر صاحب، مجھے تفصیل شوکت یوسفزئی نہیں دیں گے، میں آپ کی تفصیل سے مطمئن نہیں ہوں، مجھے وزیر صحت۔۔۔۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر، میں یہ عرض کر رہا ہوں، اگر ان کو تفصیل چاہیئے تو محکمہ وائز ہی دیں گے۔ دیکھیں، آپ کا کوسچن ہی ادھورا تھا، آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مجھے محکمہ وائز تفصیل دی جائے، تو ظاہر ہے میں نے کہا کہ پورے ضلع کو فنڈ جاتا ہے تو اس میں آپ کو بتانا پڑتا ہے کہ محکمہ وائز ڈیٹیل چاہیئے، تو آپ کو مل جائے گی اور چونکہ یہ بڑی محنت کرتی ہیں اور Specially ان علاقوں کو فوکس کیا، بڑی خوشی ہوتی ہے اس طرح کے کوسچن دیکھ کر، تو یہ اچھی بات ہے، ہم تو اس کو Appreciate کرتے ہیں لیکن اگر آپ کو ڈیٹیل چاہیئے تو اس میں لکھنا پڑتا ہے، محکمہ وائز تفصیل چاہیئے، آپ کو مل جائے گی، میں تو آپ کو یقین دلا رہا ہوں لیکن اس میں ٹائم لگتا ہے، میں نے کہا کہ وہ ایک محکمے کے پاس نہیں ہے جناب سپیکر، وزیر خزانہ کے پاس یہ ڈیٹیل نہیں ہوتی، محکمہ خزانہ صرف پیسے ریلیز کرتا ہے، آپ نے پوچھا ہے کہ کتنے،

پھر تو آپ کو چاہیئے تھا کہ مختلف محکموں کو آپ خط لکھتیں، محکموں سے آپ تفصیل مانگتیں کہ ایریگیشن نے کیا کام کیا ہے، سی اینڈ ڈبلیو نے کیا کام کیا ہے؟ آپ مانگ رہی ہیں فنانس سے، تو فنانس تو آپ کو صرف اتنا ہی بتا سکتا ہے کہ اتنے پیسے آئے تھے، اتنے مختص تھے، اتنے خرچ ہوئے، یہی آپ کو بتا سکتا ہے، پراجیکٹ وائز ڈیٹیل تو آپ کو محکموں سے ملے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں شوکت صاحب، میڈم ہمیشہ کہتی ہیں کہ میں کمیٹی کو کوئسچن نہیں بھیجتی، وہ ہمیشہ کمیٹی کے لئے Stress نہیں کرتی ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: میں Appreciate کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن جو چیز وہ مانگ رہی ہیں، وہ جواب ان کو مکمل دینا چاہیئے۔ آپ کو ہمیشہ، اس میں اگر انہوں نے محکمہ وائز نہیں مانگی لیکن انہوں نے یہ کہا ہے کہ مکمل تفصیل دی جائے تو کم از کم آپ کو مکمل تفصیل ان کو دینی چاہیئے۔ جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، یہاں پہ ہم یہ سوال اس لئے نہیں لیکر آتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ پہ تنقید کر رہے ہیں، بے جا تنقید کر رہے ہیں، ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ دیکھیں جو بھی محکمہ ہے، چاہے جو بھی محکمہ ہے، ایریگیشن ہے، صحت ہے، جو بھی محکمہ ہے، اگر وہ تفصیل نہیں دے سکتا۔ (قطع کلامی) یار یہ تمہارا جنازہ تو نہیں ہے کہ چھوڑ کیوں نہیں دیتے، اگر دو منسٹریاں رکھنے کے قابل نہیں ہو تو کسی ایک ڈاکٹر کو لے لو، کسی ایک ڈاکٹر کو لیکر صحت کی منسٹری دے دو، ایک سال رہ گیا ہے، فنانس آپ اپنے پاس رکھو اور صحت کسی اور کو دے دو تاکہ آپ یکسوئی سے کام کر سکو۔ جناب سپیکر صاحب، میں بہت زیادہ Disheart ہو گئی ہوں کیونکہ میں اپنے غیور اور اپنے جو قبائلی ہیں، دیکھیں، ہمارا پاکستان سب سے پہلے جو تسلیم کیا گیا، وہ ہمارا، اور جو فرنٹ لائن پہ تھے وہ ہمارے غیور عوام قبائلی تھے جنہوں نے اپنی زندگیاں قربان کیں، جنہوں نے اپنی اس تحریک آزادی میں اپنا بھرپور کردار کیا، ہمارے فرنٹ لائن پہ تھے، تو جناب سپیکر، میرا فوکس جو ہے وہ Merged area پہ ہے، آپ نے دیکھا ہوگا کہ میں پچھلے سالوں سے یہی سوال لیکر آ رہی ہوں، کبھی جنوبی وزیرستان، کبھی اورکزئی، کبھی مہمند اور کبھی کیا؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کی بات۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو مجھے مکمل تفصیل کا مطلب آج میں بتانا چاہتی ہوں کہ مکمل تفصیل کا مطلب آپ کی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کی وساطت سے بتانا چاہتی ہوں شوکت یوسفزئی صاحب، مکمل تفصیل کا مطلب یہ ہوتا ہے، اگر وہ فنانس منسٹر ہے تو میں ان سے یہی پوچھتی کہ آپ نے پیسے کتنے ریلیز کئے؟ مکمل تفصیل کا مطلب یہ ہے کہ کس محکمے کو کتنے ریلیز کئے؟ انہوں نے آگے کونسے پراجیکٹس کو دیئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، چونکہ آپ نے میری جگہ پہ جواب دے دیا ہے تو میں اس کو زیادہ Press نہیں کرونگی۔ Thank you very much کہ آپ نے میری جگہ پہ جواب دیا ہے لیکن شوکت یوسفزئی صاحب، اپنے فنانس منسٹر کو کہہ دیں کہ ایک سال رہ گیا ہے تو راہ راست پہ آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، جو ڈیٹیل میڈم نے مانگی ہے، دس دن کے اندر وہ تمام ڈیٹیل ان کو آپ دے دیں، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15261، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 15261 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت کتنی رقوم رکھی گئی تھیں، مذکورہ عرصہ کے دوران خرچ ہونے والی رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے؛

(ب) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ کے تحت سالانہ اے ڈی پی میں رکھی گئی رقوم میں کتنی خرچ اور کتنی رقوم Lapse ہوئی ہیں، خرچ شدہ اور واپس شدہ رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمہ میں بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ) جواب (وزیر برائے محنت نے پڑھا: مالی سال 20-20219 رقوم نوے (90) بلین اور مالی سال 20-2019 خرچہ 67.500 بلین۔ مالی سال 21-2020 رقوم 69.032 بلین اور مالی سال 21-2020 پورے خرچ کئے گئے۔

کوئی بھی رقوم ضلع وار خرچ نہیں۔

(ب) جواب نفی میں ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دورانیہ میں ایک آفیسر (بی پی ایس۔17) میں بھرتی کیا گیا ہے لیکن کوئی ضلع وار بھرتی نہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ میرے سوال کو اگر دیکھیں تو مجھے اس کا یہ جواب ملا ہے، نمبر ایک، جی ہاں اور جی نہیں۔ مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آ رہی ہے، میں نے یہ پوچھا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی رقوم خرچ ہوئی ہیں اور کتنی Lapse ہوئی ہیں؟ خرچ شدہ اور واپس رقوم کی تفصیل فراہم کی جائے؟ اور (ج) میں میرا سوال تھا کہ اگر کچھ بھرتیاں ضلع وائز ہوئی ہیں تو اس کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ایک بھرتی ہوئی ہے، وہ گریڈ سترہ کی ہوئی ہے اور پورے صوبے میں اور ضلع وائز کوئی اس کی تفصیل نہیں ہے۔ اچھا اگر یہ رقم انہوں نے اے ڈی پی میں رکھی ہوئی ہے تو ظاہر ہے وہ خرچ ہوئی ہے، تو اگر وہ خرچ ہوئی ہے تو وہ خرچ کی بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں بھی کوئی تفصیل نہیں ہے، تو مجھے اس کی سمجھ نہیں آ رہی ہے، یہ انہوں نے کیا جواب دیا ہے؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Shaukat Yousafzai Sahib.

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر، اگر آپ یہ کوسچن دیکھ لیں، یہ عجیب ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو ہمارے معزز ممبران جب اتنے عرصے کیلئے کوسچن دیتے ہیں تو کم از کم اس وقت جلدی کرنے کی بجائے خود اس سے مطمئن ہو جایا کریں، پھر اس کے بعد کوسچن کیلئے Put up کیا کریں۔ دیکھیں، اس میں جو پہلا کوسچن ہے کہ 2019-20 اور 2020-21 کے دوران محکمے کے تحت کتنی رقوم رکھی گئی تھیں؟ مذکورہ عرصے کے دوران خرچ ہونے والی رقوم کی ضلع وار مالیت کیا ہے؟ اب مالیت کیا ہے؟ تو مالیت اس نے بتادی ہے، رقم کتنی مختص ہے، وہ بھی بتادی ہے، پھر اس کے بعد انہوں نے یہ جو (ب) میں کہا ہے کہ اے ڈی پی میں رکھی رقوم کتنی خرچ، کتنی رقم Lapsed اور واپس؟ اس میں واپس بھی نہیں ہوئی، Lapse بھی نہیں ہوئی ہے، پوری رقم خرچ ہوئی ہے، ٹھیک ہے۔ اب اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے ضلع میں بھرتی کیا ہوا ہے؟ تو اس پہ کیا مطلب ہے کونسی چیز اس میں وہ ہے کہ میں اس کو جواب دے دوں۔ اتنا Clear cut جواب ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ پہلے کوسچن کرتے ہیں، اب یہ کہتے ہیں کہ مکمل تفصیل، تو مکمل تفصیل کس چیز کی دی جائے؟ جو آپ نے تفصیل مانگی ہے کہ کتنی مالیت رکھی ہے، وہ رقم بتادی ہے۔ کتنی خرچ ہوئی ہے، وہ بھی بتادی ہے۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ کتنی Lapse ہوئی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ نہیں Lapse ہوئی ہے۔ یہ کہتی ہے، تفصیل نہیں ہے، مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے، کونسی تفصیل چاہیئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ حمیرا خاتون: جی سپیکر صاحب، مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ پتہ نہیں شوکت صاحب کیوں اس پہ ان کو غصہ آ رہا ہے؟ میں ان سے بڑے آسان الفاظ میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ سوال کے (ج) کو دیکھیں، آپ بھی دیکھیں، اس میں لکھا ہوا ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمے میں بھرتی ہونے والے افراد کی سکیل اور ضلع وار تعداد کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ اب ایک صوبے میں، پورے صوبے میں ایک گریڈ سترہ کا جو ایک فرد بھرتی ہوا ہے، اس کا تو اس میں یہاں پہ بتایا گیا ہے لیکن جو میں نے پوچھا ہے کہ ضلع وار تفصیل بتائی جائے یا تو جواب میں کہہ دیا جاتا کہ کوئی بھرتی نہیں ہوئی، ٹھیک ہے سپیکر صاحب، جواب میں کہہ دیا جاتا کہ ایک گریڈ سترہ کی بھرتی ہوئی ہے اور باقی پورے صوبے کے اندر کوئی بھرتی نہیں ہوئی، تو یہ بھی ایک جواب ہے لیکن یہاں پہ تو اس سوال کے آدھے حصے کا جواب ہی نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ آپ خود پڑھ لیں، یہ کہتی ہیں کہ انہوں نے "نہیں" اور "یس" میں جواب دے دیا، انہوں نے کہا ہے کہ کوئی بھرتی ہوئی ہی نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تو اس کا کیا مطلب ہوا؟ انہوں نے کہا، انہوں نے پوچھا ہے کہ اس کے علاوہ ضلع وار بھرتی کتنی ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں ہوئی ہے، تو اس میں اور کیا لکھیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، جواب تو کافی کلیئر ہے، انہوں نے کہا ہے کہ کوئی نہیں سوائے سترہ گریڈ کے۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، جبکہ بھرتیاں ہوئی ہیں، مسئلہ تو یہی ہے ناں، وہ بھرتی یہاں پہ کیوں Show نہیں ہوئی؟ جو بھرتیاں اس کے علاوہ گریڈ سترہ کے علاوہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں اس محکمے کے اندر ضلع وائز، مجھے تو اس کا علم ہے، میں نے اس لئے یہ سوال Put کیا ہے، اس کا ذکر یہاں پہ کیوں نہیں آیا؟ میں یہی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میڈم، اگر آپ کو علم ہے اور ایسی بھرتیاں ہوئی ہیں تو وہ آپ لے آئیں، منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، وہ تو ہم ڈیپارٹمنٹ کے اوپر۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، دیکھیں سپیکر صاحب، اسی پہ تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈیپارٹمنٹ کے اوپر پرویلیج۔۔۔

محترمہ حمیرا خاتون: میں یہ آپ کو کہنا چاہ رہی ہوں کہ دیکھیں یہ ڈیپارٹمنٹس کو آپ اس طرح کا Favour نہ دیں، جب یہاں پہ ایک ممبر ان سے سوال کرتا ہے اگر ہوئی ہیں بھرتیاں، تو ان کو یہاں بتانے میں کیا حرج تھا؟ اس کیلئے میں پھر جاؤنگی، ان کے ساتھ بیٹھونگی، ان کو کہونگی، تو یہ تو پھر دیکھیں، آپ نے اسمبلی کی خود ہی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ یہ بھرتیاں نہیں ہوئی ہیں اور آپ کہہ رہی ہیں کہ بھرتیاں ہوئی ہیں، تو اگر بھرتیاں ہوئی ہیں تو آپ ریکارڈ لے آئیں، اور اگر ڈیپارٹمنٹ نے غلط بیانی کی ہے تو اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے۔

محترمہ حمیرا خاتون: ٹھیک ہے، سپیکر صاحب، میں آپ کے کہنے پہ بیٹھ جاتی ہوں ورنہ ویسے یہ بیٹھنے والی کوئی بات ہے نہیں، میں آپ کے کہنے پہ بیٹھی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میڈم، اگر آپ کے پاس ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، انہوں نے غلطی کی ہے، غلط بیانی کی ہے، تو آپ پر ویلیج موشن بھی لا سکتی ہیں ان کے خلاف، جو غلط بیانی کی ہے لیکن آپ Proof لائیں، ریکارڈ لے آئیں کہ انہوں نے غلط بیانی کی ہے، جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ٹھیک ہے، صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15598، مسز ثمر ہارون بلور صاحبہ۔

* 15598 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر سماجی بہبود ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں اس وقت مختلف قسم کی این جی اوز کام کر رہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اس وقت خیبر پختونخوا میں کتنی این جی اوز کام کر رہی ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ این جی اوز میں کتنی اور کون کونسی این جی اوز Khyber Pakhtunkhwa Charities Commission کے تحت رجسٹرڈ ہیں اور اتھارٹی نے ان چھوٹی این جی اوز کی رجسٹریشن میں کیسے سہولت فراہم کی ہے جن کے پاس انٹرنیٹ اور دیگر وسائل نہیں ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود): جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود خیبر پختونخوا کے ڈائریکٹوریٹ سماجی بہبود سیٹلڈ ایریا کے ساتھ گیارہ سو تیس (1130) این جی اوز، ڈائریکٹوریٹ سماجی بہبود مرجڈ ایریاز کے ساتھ ایک سو بیس (120) این جی اوز اور سماجی تنظیم آرڈیننس 1961 کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔Charities Commission Act محکمہ داخلہ کے پاس ہے اور اس کے تحت جو این جی اوز رجسٹرڈ ہیں وہ تفصیل محکمہ داخلہ دے سکتا ہے، تاہم ان چھوٹی تنظیموں / این جی اوز کی Charities Commission کے ساتھ رجسٹریشن کے لئے محکمہ ہذا نے صوبے کے ہر ڈسٹرکٹ میں خصوصی رجسٹریشن ڈیسک لگایا ہے جہاں پر رجسٹریشن میں ان کی مدد کی جارہی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور</u>: تھینک یو سپیکر صاحب، میرا جو کوسچن تھا، وہ این جی اوز کے بارے میں تھا اور مجھے کل ایک Huge bundle of papers ملا ہے، تو سب سے پہلے تو میں ریکویسٹ کرونگی، جب اتنا تفصیلی بیان ہو تو ایک دو دن پہلے ملے کہ انسان صحیح سے سٹڈی کرلیں۔ اس میں گیارہ سو تیس (1130) این جی اوز کی لسٹ ہے جس میں جو بندہ این جی او یا عورت این جی او کو Run کر رہی ہے، ان کا نام Identity card number اور فون نمبر بھی فراہم کیا گیا ہے لیکن ان میں سے کتنی فعال ہیں اور کتنی Dummy این جی اوز ہیں؟ یہ ڈیٹیل اس میں جو میں نے مانگی تھی، اپنے Written question میں وہ نہیں دی گئی۔ اس کے علاوہ جو سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ One hundred & twenty bigger NGOs جو رجسٹرڈ ہیں، ان کے نام اور ایک Simple list دی گئی ہے، اس لسٹ کے ساتھ یہ نہیں بتایا گیا کہ ان این جی اوز کا CEO کون ہے؟ ان کا Working partner کون ہے؟ یہ ڈیٹیلز مانگنے کی وجہ سپیکر صاحب، یہ تھی کہ این جی اوز کے نام پہ بہت سارے لوگ بہت اچھا کام بھی کر رہے ہیں اور بہت سارے لوگ فراڈ بھی کر رہے ہیں، ہمیں ایک طریقہ کار ایک میکنزم Devise کرنا پڑے گا جس کے Through پبلک کو آگاہی ہو کہ جی اگر وہ ایک اچھے Cause میں Participate کر رہے ہیں، وہ Cause کہیں فراڈ تو نہیں ہے؟ وہ Cause جعلی تو نہیں ہے؟ وہ Cause ایک گھوسٹ تو نہیں ہے؟ اور اس میں انفارمیشن بہت زیادہ ہیں لیکن گھوسٹ اینڈ جو Reality والی جو بات ہے، اس میں Bifurcation نہیں کی گئی، چھوٹی این جی اوز کے بارے میں جو رجسٹریشن کے بارے میں میں نے پوچھا تھا، ان کا پراسیس کیسا ہوگا، کیسے آسان کیا جائے گا؟ تو اس میں میں ذرا پڑھ کر سناتی ہوں، ایک Open ended سا جواب دیا گیا ہے کہ ان چھوٹی تنظیموں کیلئے این جی اوز کیلئے Charities

Commission کے ساتھ رجسٹریشن کیلئے محکمہ نے صوبے میں ہر ڈسٹرکٹ میں خصوصی رجسٹریشن ڈیسک لگائے ہیں، ڈیسک کہاں لگے ہیں؟ان ڈیسک کو کون Run کرتا ہے؟ڈیسک کا کیا فون نمبر ہے؟ یہ Again کوئی جوانفارمیشن ہے یہ مجھے نہیں ملی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سپلیمنٹری، شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: مننه جی۔ سپیکر صاحب، دا سوال چې په دیکښې دا چې کوم Charity خبره شوې ده جی، په دې اسمبلئ کښې دوئ چې کوم کمیشن ایکټ راوړے وو، په هغې کښې ما امنډمنټ راوړے وو او په هغه وخت باندې فنانس منسټر هغې کښې زما امنډمنټ وو چې په دیکښې Youth دې شامل شی او هغه Youth پکښې شامل هم شو، خو تر اوسه پورې خو نه هغه عملی شوې دی۔ دویمه خبره دا ده جی، که تاسو هر ځائے ته لاړ شئ، تاسو په پیښور کښې اوګورئ چې هر مال ته لاړ شئ، هر دکان ته لاړ شئ، هغوی یو Charity box ایښودے دے، په هغې باندې یو آرګنائزیشن وی یا هر څه نوم پرې لیکلے شوے وی، که تاسو د هغوی نه تپوس اوکړئ، د هغه دکاندار نه چې دا څه د پاره دے؟ نو هغوی ته دا پته نشته، هغوی وائی چې کس راشی دا بکسه دلته کیږدی او ما بنام ئے اوړی۔ اوس تاسو دې ته اوګورئ جی چې د حکومت په دوئ هیڅ قسمه داسې دغه نشته چې دا دومره لکه دا خطرناکه خبره ده جی چې د سحر نه تر ماښامه پورې دنیا پیسې ټولیږی او چې څوک ئے ټولوی هغه ته هم دا پته نشته چې دا پیسې چرته ځی؟ نو زمونږ صوبه خو Already مونږ فرنټ لائن یو، د Terrorism ښکار صوبه ده، پکار دا ده او ما بار بار په دې باندې خبره هم کړې ده د هوم ډیپارټمنټ سره چې په دې باندې دې لږ دغه اوشی چې دا عملی شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی۔ نعیمه کشور صاحبه، سپلیمنټری جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اب جب ایک این جی اوز کوئی بھی رجسٹرڈ ہوتی ہے تو اس کیلئے نیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے اور پچھلے سال ایک بل بھی اس اسمبلی نے پاس کیا تھا کہ تمام این جی اوز اور جتنی بھی ہیں، اس نے نئے سرے سے رجسٹرڈ ہونا ہے، کچھ ایسی این جی اوز ہیں کہ اچھا کام بھی کر رہی ہیں اور ہمارے ملک کی سیکورٹی کیلئے ضروری بھی ہیں کہ ان کیلئے جو ملک کے قوانین ہیں، ان پہ چلنا بھی ہوگا لیکن ان کیلئے سیکورٹی کا جو سرٹیفکیٹ لینا ہے، وہ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے لینا ہے اور انہوں نے جو Apply کیا

ہے، سالوں سال لگتے ہیں لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ ان کو وہ سیکیورٹی کا جو لائسنس ہے یا جو سرٹیفکیٹ ہے، وہ نہیں دیتا، تو کیا وجہ ہے اس کو کیوں اتنا مشکل بنایا گیا ہے اور کیوں نہیں دیا جارہا؟ ہمارا ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس کیلئے سیل کیوں نہیں بناتا؟ کوئی اس کا طریقہ کار آسان کیوں نہیں بناتا؟ مجھے اندازہ ہے، ہونا چاہیئے کیونکہ ہمارے ملک کے ایسے حالات ہیں، ہمیں اپنے ملک کی سیکورٹی کو دیکھنا چاہیئے، ہمارے ملک کے حالات کو دیکھنا چاہیئے، ہمیں اپنے ملک کی جو سیکورٹی ہے، اس کو ہم وہ نہیں کر سکتے، ہمیں ان کے لئے اپنے ملک کے قوانین کا لاگو کرنا چاہیئے لیکن ان کیلئے ایسی بھی مشکلات نہیں بنانی چاہئیں کہ ان کو سالہا سال لگے اور ان کو وہ سرٹیفکیٹ ایشو نہیں ہونا چاہیئے، تو کیا وجہ ہے کہ ہمارا ہوم ڈیپارٹمنٹ ان کیلئے کوئی ڈیسک نہیں بناتا، ان کو وہ سرٹیفکیٹ نہیں دیتے ہیں؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Mr. Anwar Zeb Khan.

جناب انور زیب خان (وزیر سماجی بہبود، زکواۃ و عشر): جناب سپیکر صاحب، د ډیپارټمنټ د طرفه په ډیټیل سره جواب راغلے دے، چونکه دا یو آرډیننس په 1961 کښې رجسټرډ شوے دے، د هغې د پاره چې دا دومره رجسټریشن کیږی، دا Charity Commission کوی چې دا د وزیر داخله د هوم ډیپارټمنټ Under دے۔ د هغې باوجود هم جی زمونږ ډیپارټمنټ سره چې کوم Related جواب وو، هغه په ډیټیل سره ټول تفصیل راغلے دے۔ باقی د دوئ چې کوم کوئسچن دے، په دې باندې زما نن د ډیپارټمنټ سره باقاعده میټنګ شوے دے، په هغې کښې ما دواړو میډم ته خوئندو ته زما درخواست دے چې په دې میټنګ کښې دوئ هم زما سره کښینی، د هغوی نه هم دا ډیټیل ما غوښتلے دے چې دا څومره ګیاره سو تیس (1130) این جی اوز رجسټرډ دی په Down districts کښې، په دیکښې څومره فعال دی او په دیکښې څومره غیرفعال دی؟ کومې چې فعال دی د هغوی څه کارکردګی ده، کوم کار ئے کړے دے، په کومو مدو نو کښې پیسې خرچ کوی؟ په Merged اضلاع کښې جی ایک سو بیس (120) این جی اوز رجسټرډ دی، چې په دیکښې د یو هم بینک اکاؤنټ کهولاؤ نه دے، هیڅ قسمه کار د هغوی نشته دے، صرف رجسټریشن ئے شوے دے، نو په دې باندې باقاعده زما د ډیپارټمنټ سره سبا میټنګ دے، زما به سمیرا خور ته او شګفته ملک بی بی ته که دا حمیرا خاتون بی بی ده، د هغوی د دې سره Related question څه وی نو په دې باندې

ما باقاعده د ډیپارټمنټ میټنګ راغوښتلے دے ، دوئ دې هم زما سره په میټنګ کښې کښېنی ځکه چې دا د ټولې صوبې خبره ده، د ټول Merged اضلاع د خیرخواهئ خبره ده، دوئ به پکښې هم څه ښه تجاویز که د دوئ سره وی نو هغه به هم مونږ ته مخې ته راشی، خو د ډیپارټمنټ دطرف نه په ډیټیل سره جواب راغلے دے ، نور دوئ دې زما سره کښېنی، زه به میټنګ Arrange کړم، د دوئ د طرف نه به هم پکښې څه تجاویز راشی او په دې باندې زما پخپله باندې هم تحفظات دی چې څومره این جی اوز رجسټرډ دی، په دیکښې څومره فعال دی، په دیکښې څومره غیرفعال دی؟ نو دغه باقاعده ما میټنګ راغوښتلے دے او هغه ډیټیل به زه دوئ سره شیئر کړم او که دوئ زما سره په میټنګ کښې کښېنی نو باقاعده دې زما سره شرکت اوکړی، په میټنګ کښې دې ما سره کښېنی جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ثمر بلور صاحبہ۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور</u>: منسټر صاحب چې پخپله اووئیل چې هغوی Unsatisfiedدی نو منسټر صاحب ته به زه دا ریکویسټ کوم چې جی میټنګ هغه ټائم کښې Call کړئ چې مونږ درې واړه راتللې شو، مونږ چې کوم په دې باندې تحفظات دی او سپیکر صاحب، د منسټر صاحب نوټس کښې دا خبره هم راولم چې ډیر زیات این جی اوز منی لانډرنګ کوی Terrorist organizations د پاره، نو دا لسټ سټډی کول، دا لسټ Vet کول مونږ ټولو د پاره ډیر Important دے ، منسټر صاحب که Floor of the House باندې وائی چې هغه به مونږ Involve کوؤ په دیکښې نو .I am satisfied with his answer

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: انور زیب خان ، څنګه چې میډم اووئیل نو تاسو درې واړه دوئ سره کوم چې ثمر هارون بلور صاحبه، شګفته ملک صاحبه او نعیمه کشور صاحبه، دوئ به Call کړئ خپل دغه سره او Proper meeting به ورسره اوکړئ، خو ستاسو نوټس کښې یو بله خبره هم راولمه جی، چې ستاسو ډیپارټمنټ ډیر سست روی نه کار اخلی، زما په خپله حلقه کښې 2019کښې یو ووکیشنل سنټر جوړ شوے دے ، 2019 کښې SNE شوې ده او هغه تر اوسه پورې Un-functional دے ، نو ستاسو ډیپارټمنټ هم ډیر مطلب سست روی نه کار اخلی، نو مهربانی اوکړئ لږ ئے Active کړئ۔

وزیر سماجی بہبود، زکوۃ وعشر: ٹھیک دہ، سپیکر صاحب، دوئ چې کله Available وی، زما خو د هغوی سره سبا میټنگ دے که دوئ وائی چې ورځ نیمه Postpone کړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، تاسو مخکښې هم دې باره کښې وئیلی وو جی، خو ډیپارټمنټ که ستاسو مطلب دا دے چې څه Steps نه اخلی، د کچھوې په سپیډ روان دے، نو مطلب د 2019 نه واخله اوس 2022 شو، تین سال کښې دغه دوئ فنکشنل کولے نه شی، نور به څه کوی دوئ؟

وزیر سماجی بہبود، زکوۃ وعشر: ٹھیک ده سپیکر صاحب، ٹھیک شوه جی۔

Mr. Deputy Speaker: Question No. 15608, Ms. Shahida Sahiba.

* 15608 _ محترمہ شاہدہ: کیاوزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ مرکزی حکومت صوبہ کو بجلی، گیس رائیلٹی کی مد میں رقم فراہم کرتی ہے جو کہ ایک فارمولے کے تحت صوبہ کو منتقل کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو:

(i) سال 2013 سے تاحال صوبائی حکومت نے اب تک بجٹ دستاویزات میں بجلی، گیس رائیلٹی کی مد میں ہر سال کتنا فنڈ مختص کیا ہے؛

(ii) مذکورہ مدات میں مرکزی حکومت کی جانب سے مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ کو کتنا فنڈ فراہم کیا گیا ہے، سال وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) اب تک مرکزی حکومت کے ذمے صوبے کا بجلی اور گیس رائیلٹی کی مد میں کتنے بقایاجات ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، تاہم وفاقی حکومت کے رویئے کا انحصار برسر اقتدار پارٹی پر ہے، جب سے وفاقی سطح پر مخلوط حکومت آئی ہے، اپریل سے لیکر آج 19 ستمبر 2022 تک ایک پیسہ بھی صوبائی حکومت کو منتقل نہیں کیا گیا، اس کے مقابلے میں پی ٹی آئی 2022 حکومت کے گزشتہ ایک سال اور نو ماہ میں کل اڑسٹھ (68) ارب روپے خیبر پختونخوا کو منتقل کئے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت وفاقی حکومت کے اس جزوی رویئے کی مذمت کرتی ہے اور صوبے کی NHP کی بروقت ادائیگی کا مطالبہ کرتی ہے۔

(ب)  (i)،(ii) سال 2013 سے تاحال بجلی اور گیس کی مدات میں مختص / فراہم شدہ رقوم کی سال وائز تفصیلات درج ذیل ہیں:

| مالی سال | بجلی کی مد میں | | | گیس کی مد میں | |
|---|---|---|---|---|---|
| | موجودہ مختص شدہ میزانیہ | بقایاجات مختص شدہ میزانیہ | فراہم شدہ ادائیگی | مختص شدہ میزانیہ | فراہم شدہ ادائیگی |
| 2013-14 | 31,00 | | 21,000 | 5,072 | 4,451 |
| 2014-15 | 12,000 | 32,272 | 7,900 | 4,234 | 3,580 |
| 2015-16 | 17,000 | 51,873 | 33,088 | 4,144 | 5,091 |
| 2016-17 | 18,704 | 15,000 | 48,088 | 5,811 | 4,980 |
| 2017-18 | 20,785 | 15,000 | 41,554 | 9,575 | 7,764 |
| 2018-19 | 28,781 | 36,497 | 20,000 | 8,984 | 7.874 |
| 2019-20 | 21,174 | 34,500 | 16,000 | 8,027 | 9,223 |
| 2020-21 | 24,488 | 36,800 | 46,998 | 6,840 | 4,607 |
| 21-2022 | 29,201 | 45,000 | 21,000 جولائی سے مارچ | 8,600 | 3,400 |
| 2022-23 | 29,688 | 32,200 | 0 | 3,100 | 1,034 |
| کل رقم | 528,962 | | 255,628 | 58,437 | 52,004 |

پی ٹی آئی کے ماتحت صوبائی حکومت نے صوبے کے خالص ہائیڈل منافع کے لئے سختی سے کام کیا ہے۔اس سلسلے میں 2013 سے لیکر اب تک پی ٹی آئی نے دو اہم سنگ میل حاصل کئے ہیں۔ پرویز خٹک کی قیادت میں گزشتہ دور حکومت میں وفاقی حکومت کے ساتھ صوبے کو NHP کی ادائیگیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک عبوری انتظام پر اتفاق کیا گیا تھا، اس حکومت نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے عبوری معاہدے کے تحت خیبر پختونخوا کو واجب الادا خالص ہائیڈل منافع کا حساب لگایا، اس کی پیروی وفاقی حکومت کے ساتھ کی گئی اور نیپرا کو ایک درخواست دائر کی گئی تاکہ صوبے کو مالی سال 16-2015 سے بقایاجات کی اجازت دی جائے، وزیر خزانہ نے خود درخواست کی سماعت میں شرکت کی اور صوبے کے حق کی وکالت کی، اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تفصیلی بات چیت اور تفصیلی دلائل پیش کرنی کے بعد حکومت نے نیپرا سے ایک سازگار فیصلہ حاصل کیا نیپرا کی جانب سے 21 ارب روپے کے بقایاجات کی جازت دی گئی ہے جو گزشتہ

دو سالوں سے صوبائی حکومت نے بجٹ میں رکھی ہے یہ حکومت بھی سب سے آگے رہی ہے پہلی بار اے جی این قاضی فارمولے کے مطابق NHP کی ادائیگیوں کے لئے بجٹ لائن متعارف کرائی ہے۔ تاہم اگر قاضی کمیٹی کے طریقہ کار پر غور کیا جائے تو NHP کے عوض 2013-14 سے 804,303 ملین روپے بقایا ہیں۔ صوبائی حکومت نے سی سی آئی میں مسئلہ اٹھایا ہے جس نے ادائیگی کا طریقہ کار وضع کرنے کے لئے مالیاتی اور تکنیکی ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے، تاہم قومی اسمبلی میں نئی حکومت کے آغاز کے ساتھ ہم امید کرتے ہیں کہ NHP کے تمام واجبات قاضی کمیٹی کے طریقہ کار کے مطابق جلد از جلد ادا کئے جائیں گے۔ مزید یہ کہ گیس رائیلٹی کی مد میں وفاقی حکومت کے خلاف کوئی بقایا رقم نہیں ہے۔

<u>محترمہ شاہدہ</u>: شکریه سپیکر صاحب، ما چې کوم سوال کړے وو نو د هغې تفصیل ما ته پورا نه دے ملاؤ شوے، ما د هغې تفصیل دا غوښتلے وو چې لکه زمونږ د صوبې چې کوم وفاق ته زمونږ بقایاجات دی، هغه تر اوسه پورې چې کومې دی نو پینتالیس هزار ملین ته رسیدلې دی، نو زمونږ صوبه خو یو غریبه صوبه ده، سیلاب وهلې ده، زلزلو وهلې ده، دهشت گردو وهلې ده، نو زه دا غواړم چې د دې حساب کتاب دې هلته اوشی او که فرض کړه دغه نه وی نو زه به ډیرې زیاتې خبرې نه کوم خو زه به صرف یو خبره، یو ریکویسټ کوم، که زما دا سوال کمیټۍ ته اولیږلے شو نو دا به زمونږ د پاره هم ښه وی او د دې صوبې د پاره به هم فائده مند وی۔ نو جی تاسو دا اولیږئ ځکه چې دا بقایاجات زمونږ دې صوبې ته راشی، نو زمونږ دا صوبه به پرې ډیره فائده کښې شی جی۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Concerned, ji Khushdil Khan Sahib, supplementary.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ حقیقت خبره ده چې زمونږ محترم خور چې کوم یو کوئسچن راوړے دے نو هغه ډیرImportant دے او دا د صوبې معیشت سره، د Economy سره تعلق ساتی او حقیقت خبره ده دا ترې څه خیر غوښتل نه دی، یو خپل حق غوښتل دی۔ ما نه جی بجلی اخلی، د هغې پیسې نه راکوی، ما نه گیس اخلی، ماله د گیس پیسې نه راکوی، نو مونږ خو بار بار مطلب دے رولنگ پارټۍ ته وئیلی دی چې بهائی، تاسو که مطلب دے هغه وخت کښې عمران خان وو نو مونږ وئیل چې یره جرگه پرې اوکړئ، اوس هم کول پکار دی، بیا هم کول پکار دی خو په دې باندې، مطلب دے هغه وخت کښې هم جی

زه، دیکبنې کوم دوئ دا فگرز ورکړی دی، دا فګرز ټهیک نه دی، د یکبنې ډیره زیاته غلطی ده، په Calculation کبنې هم غلطی ده، په دیکبنې هم غلطی ده، نو زه پخپله هم ممبره صاحبه زه سپورټ کومه چې Kindly in interest of the province, it should be referred to the Committee concerned for further deliberation او بل دویمه خبره دا ده چې سپیکر صاحب، په هغې کبنې تاسو هم شمولیت اوکړئ چې مونږ ته هم دا پته اولګی چې دا کومه فارموله ده، څه دی؟ مطلب دا دے چې څه کول پکار دی؟ Actually زمونږ ډیر ممبران Including me چې مونږ په دې پوهیږو هم نه، چې یره مونږ ته څومره راځی، څومره نه راځی، څومره بقایاجات دی؟ که مونږ دې د پاره یو ښه فارموله او یو ښه پالیسی اختیار کړو۔ مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی۔ جی تیمور جهګړا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اس سوال کو کمیٹی بھیجنے کو بالکل سپورٹ کرتا ہوں کیونکہ یہ صوبے کے Rights کا سوال ہے اور چونکہ ہماری Responsibility یہاں پہ اور فیڈرل گورنمنٹ میں زیادہ تر پارٹیز کے Links ہیں، تو بڑا ضروری یہ ہے کہ ہم اس پہ مل کر Stance لیں۔ خوشدل خان صاحب نے بھی ٹھیک کہا، میں صرف دو تین Facts جلدی سے بتاتا ہوں، بلکہ میرے خیال میں آج شوکت بھائی ابھی وہ کر رہے ہیں، اتنا ضروری ہے کہ ہم ابھی ایک قرارداد بھی اس پہ لا رہے ہیں، میرے خیال میں فی الحال جو سیلاب کے بعد ایک سو چار (104) ارب روپے کا ہمارا Initial estimate تھا، اس کے بغیر تو ہم اس کو پورا ہی نہیں کر سکے، تو یہ بالکل ضروری ہے، دو باتیں پریس کے لئے بھی، پریس کو بھی میں نے، چونکہ یہ ایک Critical issue ہے، چھ بجے Invite کیا ہے، میرے خیال میں بہت سے لوگوں کو پتہ چل گیا ہو گا کہ اس پہ ایک Detail briefing ان کو بھی دیں۔ نمبر ایک، یہ پیسے جو آتے رہے ہیں، کم زیادہ، یہ ہماری 1973 سے لڑائی رہی ہے، نو سالوں میں دو بڑی کامیابیاں ہوئیں، ایک 16-2015 میں جب پرویز خان خٹک نے وفاقی گورنمنٹ کے ساتھ ایک Agreement sign کیا، NHP کی اماؤنٹ Uncapped ہوئی اور ہمیں وہ NHP کی مد میں ہر سال وہ پیسے ملنے لگے، اس کا کریڈٹ جاتا ہے۔ دوسرا جو ہم نے دیکھا اور جناب سپیکر، یہ آپ سے کوئی ہفتہ دو پہلے کی بات ہے، میں چاہوں گا کہ یہ ایوان جانے کہ اس Agreement میں ایک خاص شق تھی کہ NHP کی جو رقم ہے فی یونٹ، وہ ہر سال پانچ فیصد بڑھے گی جو کہ واپڈا اور وفاقی حکومت جس پہ عمل درآمد

نہیں کر رہے، تو اس کا ہم نے کیس کیا سی سی آئی میں، وہ کیس لے کر گئے، سی سی آئی کے منٹس کی Basis پہ نیپرا جو ریگولیٹری ہے پاور ڈویژن کا، وہاں پہ وہ چیلنج کیا کہ ہمیں یہ نہیں مل رہی اور مجھے افسوس ہے، یہ آج سے کوئی دو ہفتے پہلے ہوا کہ نیپرا میں پاور ڈویژن کے اور پنجاب کے بھی وہ Representatives آئے تھے اور تقریباً وفاقی حکومت کے سارے جو Representatives تھے، انہوں نے اس Agreement کو ہی ماننے سے انکار کر دیا لیکن فرق کیا تھا جناب سپیکر، پنجاب سے گیا تھا ایک سیکشن آفیسر، KP سے میں خود گیا تھا، ساتھ ایڈوکیٹ جنرل اور ساتھ ہماری پختونخوا انرجی ڈیویلپمنٹ آرگنائزیشن اور ساتھ ایک بہت بڑا وکیل، تو نہ صرف ہم نے نیپرا سے رولنگ لی اور وہ رولنگ آج پبلک ہے کہ جو ہماری Interim award ہے کیونکہ اے جی این قاضی کا تو جو مسئلہ ہے وہ باقی ہے، اس سے تو کوئی Stance نہیں ہٹا تا لیکن وہ Interim award ہے وہ ہر سال ہمیں ملے گا، پانچ فیصد ہر سال زیادہ ہوگا جس سے ہمارا ریٹ جو ہے وہ ایک اعشاریہ ایک (1.1) روپے سے بڑھ کر اس سال کوئی ایک اعشاریہ پانچ (1.5) روپے ہو جاتا ہے اور نیپرا نے یہ ہدایت بھی فیڈرل گورنمنٹ کو دے دی کہ جو اس کے بقایاجات ہیں، جو آپ کو اس سال کی اماؤنٹ میں نظر آئیں گے، وہ بھی سارے صوبے کو واپس دے دیئے جائیں، تو یہ بہت بڑی کامیابیاں ہیں لیکن اس کے ساتھ آخری بات میں صرف On the record بتانا چاہتا ہوں کہ افسوس کی بات ہے اور یہ اس ٹیبل میں لکھا بھی ہے کہ ہم نے ایک بڑا اچھا سسٹم شروع کیا تھا کہ ہمیں ماہوار وہ پیسے NHP کے ملتے جس سے ہمارا پورا بجٹ کھڑا تھا اور اکیس (21) مہینوں میں اڑسٹھ (68) ارب روپے آئے تھے جب عمران خان وزیراعظم تھے، جب سے یہ گورنمنٹ چینج ہوئی ہے اپریل زیرو، مئی زیرو، جون زیرو، جولائی زیرو، اگست زیرو، ستمبر زیرو، چھ مہینوں میں ایک روپیہ نہیں آیا، تو یہ وفاقی حکومت صوبے کو کیا کہنا چاہتی ہے، میں اپنے سارے دوستوں سے اس میں بالکل مدد مانگوں گا، میں اس لئے جان بوجھ کر اپنے الفاظ ایسے استعمال کر رہا ہوں کہ ہم اس ایشو پہ ایک Page پہ ہیں، اگر اس سال ہمیں یہ ساٹھ ارب روپے نہ ملے تو پھر اس صوبے میں Financial crisis create کرنے کی ذمہ داری اس وفاقی حکومت کے اوپر ہوگی اور یہ بالکل کمیٹی میں ڈسکس ہونا چاہیئے، میں آج جنرلسٹس کو بھی بریف کرونگا اور جب میرے اپوزیشن کے بھائی چاہیں اس پہ ہمیں میٹنگ اور ایک Joint stance لینی چاہیئے، Immediately لینی ہوگی۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، زه کمیټۍ ته مخکښې Put کړم جی چې دا کوئسچن کمیټۍ ته لاړ شي۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 15608 may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question No. 15608 is referred to the Committee concerned.

ہاں جی، اس میں خوشدل خان صاحب کو بھی بلائیں اس لئے کہ انہوں نے سپلیمنٹری کیا ہے، خوشدل خان صاحب بھی آئیں اور میرے خیال سے تیمور جھگڑا صاحب، یہ پارلیمانی لیڈرز جو تمام پارٹیوں کے ہیں، اگر وہ بھی آجائیں تو بہتر ہوگا۔

وزیر خزانہ: سر، اس میں جو جو Participate کرنا چاہتا ہے تاکہ ان کو ایک Detailed briefing ملے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه۔ فنانس منسټر صاحب خبره اوکړه او بالکل دا زمونږ د صوبې یوه ډیره Core issue ده، دا یوه بنیادي ایشو ده، مونږ خو بیا بیا صوبائي حکومت ته Offer کړے وو چې څنګه چې دوئ د پرویز خټک صاحب د حکومت ذکر اوکړو، بالکل مرکز کښې د مسلم لیګ حکومت وو او پرویز خټک صاحب دلته Lead واغستلو، مونږ ټول هلته لاړو او بهرحال لږه کیدله یا ډیر کیدله خو هغه مسئله ترڅه حده پورې حل شوه۔ جناب سپیکر صاحب، پکار دا ده چې یو خو د بجلۍ چې کومه ایشو ده هغه بنیادي ایشو، بنیادي، نن تاسو اوګورئ چې سپیکر صاحب، تاسو له به هم ډیر خلق راځي او عام سړے چې دے هغه د بجلۍ بل نه شي ورکولے، بیا هغه څه کوي چې زمونږ په بلونو کښې چې کوم اضافي ټیکسونه راځي چې هغه د عام انسان د وس خبره نه ده او ډیره زیاته عجیبه خبره دا ده، که دا فنانس منسټر صاحب لږه توجه ورکړي۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، ګوره بابک صاحب، مونږ چې څنګه خبره اوکړه، په دې باندې Proper کمیټۍ کښې به تاسو هم موجود یئ، Proper خبره کمیټۍ کښې اوکړئ جی، کمیټۍ ته لاړو، دیکښې پارلیمانی لیډرز به هم راشی، کښېښنی جی، خوشدل خان صاحب به هم شی، نو دې باندې په Proper detail سره ډسکشن اوکړئ جی۔

جناب سردار حسین: ګوره سپیکر صاحب، دا خو ډیره زیاته ضروری ده، که آئین مونږ له د دې قدرتی ذریعو اختیار راکړے دے نو دوئ خو اوس دا خبره کوی چې د عمران خان صاحب په وخت کښې ماته دومره Payment ملاؤ شو، دا د کومې فارمولې د لاندې ملاؤ شو؟ زما صوبه ئے په بجټ کښې Receipt کوی نه، زما صوبه دستبرداره ده، یعنی دوئ خو دستبرداره دی، دوئ دې نیپرا ته کښینی، آیا دا نیپرا چې دا ریټ مقرروی نو آیا په آئینی طور باندې نیپرا سره دا اختیار شته دے؟ دا بجلی خو زما ده، دا مونږ یو یو په دې خبره۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ځکه خو جی چې تاسو پکښې کښېنئ او کوم چې پکښې ناست وی کمیټۍ کښې چې کومې غلطۍ ګورنمنټ سائډ نه وی، هغه به هم Identify کړئ او چې کوم چې د فیډرل ګورنمنټ وی هغه به هم identify کړئ ځکه خو دا کوئسچن په ښه نیت باندې کمیټۍ ته ریفر شو۔

جناب سردار حسین: جی جی، بالکل کمیټۍ ته ریفر شو، زه دوئ ته دا وئیل غواړم۔۔۔

وزیر خزانه: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور صاحب، لږ واؤرئ جی۔

جناب سردار حسین: فنانس منسټر صاحب، ګوره مونږ د دې صوبې ایک سو پینتالیس (145) ممبران یو، زه بار بار دلته دا خبره کوم چې مونږ دا ایک سو پینتالیس (145) ممبران د صوبې په آمدن، د صوبې د آمدن په ذریعو، په آئین کښې د ننه چې زمونږ صوبې ته کوم حقوق ملاؤ دی، مونږ یو له په دې پکار ده، او پی ټی آئی حکومت له خو پکار ده چې دوئ هر ورځ جلسې کوی، یوه جلسه دې دوئ مقرر کړی، د پارلیمان مخې ته ئے مقرر کړی چې د صوبائی حقوقو د پاره دې په

اتلسم ترمیم باندې د عمل درآمد د پاره وی، زه ورته اعلان کومه چې دا ایک سو پینتالیس (145) ممبران چې دی دا به ورسره هلته وی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک، ٹھیک وایئ۔

جناب سردار حسین: خو نه سپیکر صاحب، ته ما ولې خبرې ته نه پرېږدې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوره، نوره خبره به په کمیټئ کښې کوې۔۔۔۔

جناب سردار حسین: تاسو خو سپیکر یئ، نو چې کوم ممبر پاځی تاسو هغه اورئ کنه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، ما ورته اوویل چې هغوی ته۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا رنگې چې هغه گهنټه گهنټه لگیا وی نو تاسو ورته غږ نه کوئ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، نه نه گهنټه گهنټه خبره نه ده بابک صاحب، چې یو څیز کمیټئ ته لاړو۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نه، نو زه به د دې صوبې په مسئلو خبره نه کوم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چې یو څیز کمیټئ ته لاړو، چې یو څیز کمیټی ته لاړو، نه نه جی، دا خبره مه کوه۔۔۔۔

جناب سردار حسین: دا کومه طریقه ده۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه جی، دا خبره مه کوه، د لاسونو خوزولو نه څه جوړیږی نه، که تاسو لاسونه اوخوزوئ رااوخوزوئ خو د دې نه څه جوړیږی نه، چې یو څیز کمیټی ته لاړو، بس په هغې باندې ډسکشن ختم شو، کمیټی ئے حل دے نو هلته به خبره اوشی، که تاسو داسې ایکشنونه جوړوئ، لاسونه خوزوئ نو د دې دا حل نه دے جی، د ایکشنونو نه څه نه جوړیږی، ایکشن به نه جوړوئ جی، الحمدللّٰه دلته چې کوم ناست دے کنه، هغه له چل ورځی د اسمبلئ چلولو الحمدللّٰه، دلته چې څوک ناست دے ،هغه اسمبلی چلولے شی، نه نه۔۔۔۔

جناب سردار حسین: تاسو په خبره نه پوهیږئ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، په خبره تاسو نه پوهیږئ جی، کیښنئی جی۔جی میډم نگهت اورکزئی صاحبه، د ایکشن نه څه نه جوړیږی، که تاسو هر څومره چغې اووهئ، لاسونه خوزوئ نو تاسو نه څوک Impress کیږی نه، او نه ستاسو په رعب کښې څوک راځی، کیښنه، کیښنه۔ جی میډم نگهت اورکزئی صاحبه-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ما له لږ ټائم راکړئ جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی۔

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، میڈم نگہت۔

سردار اورنگزیب: یہ سچی باتیں کرتے ہیں، کیوں کرنے نہیں دیتے؟ سپیکر صاحب، ان کو کرنے دیں۔

## غیر نشاندار سوالات اور ان کے جواباب

15510 جناب احمد کنڈی: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا درست ہے کہ پشاور میں صوبائی حکومت کے زیر نگرانی مختلف علاقوں میں سرکاری ملازمین کے لئے سرکاری کالونیاں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دراصل یہ تمام سرکاری رہائش گاہیں صرف ان غیر مقامی ملازمین کو الاٹ کی جاتی ہیں جن کے اپنے یا بیوی بچوں کا پشاور میں کوئی ذاتی گھر نہ ہو؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جن افسران اور ملازمین کو یہ سرکاری گھر الاٹ ہوتے ہیں، ان سے اس سلسلے میں اسٹامپ پیپر پر باقاعدہ حلفیہ بیان لیا جاتا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا محکمہ انتظامیہ اور اسٹیٹ آفس کے پاس اس رسمی حلف نامہ کے علاوہ بھی کوئی ایسا میکنزم موجود ہے جس سے یہ پتہ چلے کہ کسی آفیسر اور ملازم کا ذاتی گھر ہے یا نہیں، 01-01-2011 سے لے کر تاحال اس بناء پر جتنے سرکاری افسران اور ملازمین سے سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کینسل کر کے گھر خالی کئے گئے ہیں، ان کی مکمل فہرست فراہم کریں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): الف۔ جی ہاں۔

ب۔ جی ہاں۔

ج۔ جی ہاں

د۔ جی نہیں اسٹیٹ آفس کے پاس اس حلف نامے کے علاوہ دوسرا ایسا کوئی میکنزم نہیں ہے جس سے پتہ چلے کہ کسی آفیسر اور ملازم کا پشاور میں ذاتی گھر ہے یا نہیں لہذا اس بناء پر کسی آفیسر یا ملازم سے ابھی تک کوئی گھر کینسل نہیں ہوا ہے۔ ہاں کسی بھی شکایت کی صورت میں بورڈ آف ریونیو سے ریکارڈ طلب کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی میډم، تاسو څه وئیل جی۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و انضباط و طریقہ کار 1988 کے قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 220 کے ذیلی قاعدہ نمبر ون کو اس حد تک معطل کیا جائے کہ پرائیویٹ ممبر بل خیبر پختونخوا ایمپلائز آف ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ریگولرائزیشن آف سروسز ترمیمی بل مجریہ 2022 کو آج کے دن کے لئے اضافی فہرست کارروائی میں شامل کیا جائے اور مذکورہ بل کے ضمن میں قواعد 77، 88 اور 105 کے تحت تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شاہ محمد صاحب، شاہ محمد وزیر صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب شاہ محمد خان (وزیر ٹرانسپورٹ): محترمہ نگہت اورکزئی صاحب نے جو امنڈمنٹ بل لایا ہے، میں اس کے ساتھ Agree ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سپورٹ کرتے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

The motion before the House is that sub rule (1) of the rule 22, and ancillary rules of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 for transaction of the Bill of the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022, today as Private Members` business, in additional agenda? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it.

## اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Leave applications. مولانا عصام الدین صاحب، 20 ستمبر؛ جناب محمود احمد بیٹنی صاحب، 20 ستمبر؛ جناب محمد شفیق آفریدی صاحب، 20 ستمبر؛ سید فخر جہاں صاحب، 20 ستمبر؛ جناب میر کلام خان صاحب، 20 ستمبر؛ سردار محمد یوسف زمان صاحب، 20 ستمبر؛ جناب محمد نعیم خان صاحب، 20 ستمبر؛ جناب بابر سلیم سواتی صاحب، 20 ستمبر؛ جناب افتخار علی مشوانی صاحب، 20 ستمبر؛ سردار رنجیت سنگھ صاحب، 20 ستمبر اور محترمہ انیتہ محسود صاحبہ، 20 ستمبر۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Leave is granted.

## تحریک التواء

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 6: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 455.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں چاہتی ہوں کہ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے اور یہ کہ بڈھ بیر دواگون خیل میں تئیس سالہ لڑکی کو مورخہ 14 ستمبر 2022 کو اغواء کیا گیا اور آج یعنی جس دن میں نے یہ موشن جمع کروائی، اس دن 16 تاریخ تھی اور آج 16 ستمبر 2022 کو اس کی لاش برآمد ہوئی جس کی وجہ سے لوگوں میں بہت تشویش پائی جاتی ہے، لہذا اس تحریک التواء کو عوامی مفاد کی خاطر سیر حاصل بحث کے لئے منظور کیا جائے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی کون Respond کرے گا؟ Concerned Minister یا کون ایڈجرنمنٹ موشن پر Respond کرے گا؟ جی کامران بنگش صاحب، اودریږئ جی، مخکښې هغه دغه اوکړی، د هغې خو صرف دا دغه د پاره راغے جی کنه، تاسو خپل دغه اوکړئ۔

<u>جناب کامران بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> سر، ہم اس ایڈجرنمنٹ موشن کے ساتھ Agree کرتے ہیں، آج اس کو اسمبلی پاس کرے تفصیلی بحث کے لئے، پھر ہم اس کے اوپر Proper تیاری کے ساتھ آئیں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> Okay، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by honourable Member, may be adopted for detail discussion, in the

House, under rule 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedures and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

## توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. 'Call Attention Notices': Mr. Sardar Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2470. Sardar Khan Sahib.

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ امداد بحالی وآباد کاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف سے مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ بھر میں ہر قسم کی ناگہانی قدرتی آفات کے نتیجے میں جو متاثرین نے مالی امداد کی درخواستیں جمع کرائی ہیں اور جن پر متعلقہ ضلع انتظامیہ اپنی رپورٹ مرتب کرتی ہے، اس پورے عمل میں سالوں لگ جاتے ہیں جبکہ متاثرین دفاتر کے چکر کاٹتے ہیں اور انتظار کرتے رہتے ہیں، اگر حکومت متاثرین کی امداد کرنے میں سنجیدہ ہے تو حکومت تمام اضلاع کی انتظامیہ کو ہدایات جاری کرے کہ ناگہانی آفات وحادثات کی رپورٹ متعلقہ متاثرین کے کوائف کم از کم تین ماہ کے اندر اندر محکمہ ہذا کو ارسال کرے اور محکمہ ہذا اس رپورٹ میں مزید تین ماہ کے اندر اندر متعلقہ قواعد وضوابط کے تحت عمل درآمد جیسے خط وکتابت، ایس ایم ایس، ٹیلی فون اور اخبارات میں اعلانات کے ذریعے آگاہ کرے۔

جناب سپیکر صاحب، مکانات چې کوم فلډ کښې یا په نورو ناګهانی آفات کښې مکانات یا انسانی جان نقصان شی یا څناور یا هور اولګی نو هغه غریبانان کسان چې وی، د هغوی هغه وخت باندې پټواری رپورټ درج کړی، پولیس هم لاړ شی او مقامی هغوی رپورټ درج کړی، هغه حکومتی لارې ګوری چې ماته به څوک امداد رااورسوی؟ هغه Application چې دے هغه شپږ اته میاشتې، تر کاله پورې هغه په ضلع کښې پروت وی، د ضلعې نه هغه پراسیس کیږی بیا صوبې ته راځی، نو کم از کم په دیکښې هدایات هغه متعلقه منسټر جاری کړی چې په میاشت کښې دننه دننه د ضلعې حکومت په دیکښې میټنګ کوی او بیا هغه رالیږی پیښنور ته، که د هغوی امداد کیږی نو خبر ئے کړئی او که نه کیږی خو وقتاً فوقتاً جدید دور دے چې هغوی خبر وی، هر یو ایم پی اے پسې شاته خلق روان وی چې ما هغه درخواست ورکړے وو د امداد د پاره نو د هغې

څه اوشو؟ نو زمونږه سره هم څه ثبوت نه وی، نو په دیکښې تاسو احکامات اوکړئ، وزیر صاحب دې په دیکښې ادارو ته احکامات جاری کړی۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، چونکہ یہ ہمارا جو 2019والا Provincial Disaster Management Authorityکا ایکٹ ہے، یہ اس کے تحت مختلف Applicationsآتی ہیں، ڈسٹرکٹس کو اور تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اس حوالے سے Informکیا جاچکا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ دن بھی مقرر کر دیئے گئے ہیں کہ کتنے دن کے اندر آپ کو یہ معاوضہ مل سکتا ہے، تو وہ بھی اس میں Mentionedہے لیکن اس کے احکامات، میں یہ کہوں کہ جو حالیہ سیلاب آئے ان میں تقریباً تقریباً جتنے بھی لوگ جاں بحق ہوئے تھے یا زخمی ہوئے ہیں تو ان کو Paymentجاچکی ہے، معاوضے مل چکے ہیں۔ جناب سپیکر، جہاں تک گھروں کا سوال ہے تو اس کا اپنا ایک طریقہ کار ہے اور اس کا باقاعدہ سروے ہو رہا ہے اور اس وقت ہمارے صوبے کے علاوہ این ڈی ایم اے بھی Enterہو چکا ہے اور ان کا ایک مشترکہ سروے اس کے اندر ہو رہا ہے اور جیسے ہی وہ سروے مکمل ہو گا، ان شاء اللہ تعالیٰ جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں چونکہ معاوضوں میں اضافہ کر دیا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے، آپ کو پتہ ہے کہ پہلے تین لاکھ دیئے جاتے تھے فوتگی کے لئے، اب وہ آٹھ لاکھ کر دیئے گئے ہیں، اسی طرح مکانات کے لئے ایک لاکھ سے چار لاکھ کر دیئے ہیں، تو اس میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ کسی کو چھوڑا نہیں جائے گا لیکن چونکہ سروے این ڈی ایم اے کی نگرانی میں ہو رہا ہے، تو جیسے ہی سروے مکمل ہو جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو معاوضے کی ادائیگی ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

Mr. Sharafat Ali, MPA, to please move his call attention notice No. 2511, Sharafat Ali, MPA.

جناب شرافت علی: شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ آبپاشی کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 26اور 27اگست 2022کو سوات بالخصوص میرے حلقہ نیابت PK-02 میں تباہ کن سیلاب اور مسلسل بارشوں نے تباہی مچادی ہے جس کی وجہ سے دریائے سوات اور ملحقہ ندی نالوں کی سطح ملبے کی وجہ سے تقریباً بیس سے پچیس فٹ تک بلند ہوئی ہے جبکہ 2010کے سیلاب میں یہ سطح پہلے بھی بیس سے پچیس فٹ بلند ہوئی تھی، اس وجہ سے دریائے سوات کی ندی نالوں کی سطح بلند ہونے

سے مقامی آبادی کے لئے خطرات بڑھ گئے ہیں، اس لئے حکومت موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مستقبل قریب میں ان خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنیادی اقدامات اٹھائے۔

جناب سپیکر، د 2010 د سیلاب نه مخکښې د سوات د سیند سطح چې وه هغه پنځوس یا شپیته فټه لاندې وه، کله چې د 2010 سیلاب راغلے وو نو هغه سطح تقریباً د ریش فټه اوچته شوه، نو هغه چې کوم غاړو ته کچه غاړې وې کومې چې د خاورو وې نو د هغې نه مخکښې خو د لاندې مضبوط ځائے ته رسیدلې وې او په کلک دغه باندې بهیدلې، نو هغه مضبوط کانړی وو ورته، او لاندې تهه ته رسیدلی وو، اوس چونکه دا سطح چې ده دا راوچته شوه او کومې کچه غاړې چې دی هغه Damage کوی جناب سپیکر، او هغه ټولې ملبې راځی د سوات سیند ته، چونکه د سوات سیند د مخکښې نه پنځوس یا شپیته فټه او بعضې ځائے کښې سل فټه ډک شوے دے، نو چې هغه څومره راډک شوے دے دومره که لړې اوبه هم راشی نو دواړو غاړو ته هغه دا کچه زمکې چې دی نو هغه کټ کړی او دا نوره ملبه سیند ته راشی، نو د هغې لیول رو رو اوچتیږی۔ نو د دې د پاره زما درخواست دے منسټر صاحب ته او حکومت ته چې د هغې د پاره Proper څه بندوبست اوشی او هلته کښې زمونږه سره په دغه سیند کښې کنسټرکشن میټریل هم شته، باجری ده، شګه ده، ګټې دی د دغه دپاره چې کوم مونږه کرش پلانټ هغه چلولے شو، نو حکومت ته به څه ریونیو هم Generate شی او زمونږه دا سیند به هم خالی شی، نو دا غاړو ته چې کوم نقصانات کیږی او کلی او زرعی زمکې او آبادیانې کومې راغورځیږی نو دا به بچ شی۔ د دې چونکه د ایریګیشن سره تعلق دے او د منرلز اینډ مائنز سره هم تعلق دے نو زما درخواست به تاسو ته دا وی چې په دې باندې یو سوچ اوشی او د دې سوات د سیند بلکه په دې ټول دغه باندې یو منظم طریقه کار جوړ شی چې هغه مونږه دا سیند خالی کړے شو چې دا نور نقصان اونکړی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی ڈاکٹر امجد صاحب جی۔

<u>جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ)</u>: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، دا کوم کال اټنشن چې د میاں شرافت صاحب دے نو دا په حقیقت باندې مبنی دے، زما د مائنز اینډ منرلز ډیپارټمنټ ته دا ډائریکشنز چې ستاسو د Chair نه هم لاړ

شی، زما د طرف نه هم دی، بلکه عارف صاحب هم ناست دے، زمونږه د سوات چې کوم River bed هغه په حقیقت کښې ډیر زیات اوچت شوے دے، د سیلابونو د وجې نه چې په کوم غرونو کښې کوم سلائیډنګ کیږی، د سیلابونو د وجې کوم میټریل چې هغه شګه ده، که هغه کانړی دی، هغه راځی، نو د دې د وجې نه د دوئ د کال اټنشن مطلب دا دے چې هغه River bed چې دے دومره د هغې سطح اوچته شوه چې کومې مقامی آبادیانې دی، چې کوم ایګریکلچر لینډ دے، د هغې د وجې نه هغه Affect کیږی او ډیر زیات هغه Affect شو، نو زه وایم چې تاسو د دې Chair نه او عارف صاحب په دې باندې هم خبره اوکړی، په 2019 کښې باقاعده په سوات ریور باندې بلکه په ملاکنډ ډویژن کښې دریائے پنجګوړه باندې مونږه Auctions کړی وو، د دې مونږه مختلف بلاکس جوړ کړی وو، په هغې کښې سر Deficiencies وو، د هغې د وجې نه بیا هغه Auction کینسل شو، نو زما خیال دے که منسټر صاحب مائنز اینډ منرلز هغه خپل ډیپارټمنټ ته ډائریکشن ورکړی او چې کوم بلاکس د هغې دپاره مختص شوی دی، په هغې بلاکس باندې باقاعده په هغې Auction اوشی نو سپیکر صاحب، یو دا ده چې نن سبا د هغې ډیر زیات Illegal mining کیږی، روزانه د DC، د AC، د ایډمنسټریشن او د پولیس ډیپارټمنټ په سوات ملاکنډ ډویژن کښې بل څه کار نشته بس هغې ته ولاړ وی چې کوم ځائے نه هم Illegal mining کیږی، ډائینې ځی، ټریکټرې ځی او دا Illegal mining کیږی، نو زمونږه صوبائی خزانې ته هم ډیر زیاته مسئله د هغې نه ده، نقصان دے، نو زما خیال دے که دا Auction اوشی نو دا یو بهترین حل دے او د هغې د پاره باقاعده یو قانون سازی داسې اوشی چې یره کوم ځائے کښې Bridges دی، کوم ځائے کښې Flood protection walls دی چې د هغې د پاره یو خاص Distance مقرر شی چې د هغې Distance مطابق یعنی Bridge دې دو سو میټر یا سو میټر د هغې سره خوا کښې به کار نه کوی، ولې چې بیا به هغه Bridge ته او هغه Flood protection wall ته نقصان رسی، نو بهترین حل ئے دغه دے چې دغه Auction اوشی د بلاکس مطابق، نو ان شاءالله زه وایم چې دغه چې کوم د دې دا Bed

اوچت راختلے دے نو هغه به لاندې شی، نو زمونږ ایګریکلچر لینډ به هم بچ شی او چې کوم Illegal mining کیږی هغه نقصان نه به هم بچ شی۔ شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں شرافت صاحب چې کوم کال اټنشن نوټس راوړے دے نو تاسو پخپله د کیبنټ ممبر یئ او تاسو جواب ورکړو، نو تاسو په خپلو کبنې کبنیئنی ګورنمنټ او په دې باندې Proper قانون سازی اوکړئ، تهینک یو۔ عارف احمدزئی صاحب جواب هغوی ورکړو، په دغه باندې تاسو په خپلو کبنې ټول د ګورنمنټ او د کیبنټ حصه یئ، ټول کبنیئنئی خپلو کبنې جی او په دې باندې خپلو کبنې د حکومت خبرې خپلو کبنې کیبنټ کبنې Decision واخلئ او هغه هم د حکومت حصه ده او تاسو هم یئ، په دې باندې خپلو کبنې کبنیئنئی جی او ایریګیشن ډیپارټمنټ به کبنینی او تاسو معدنیات هم کبنیئنئی جی، او دغه به هم کبنینی، ټول پبلک هیلتھ بنایم۔ تهینک یو جی۔

Additional agenda: Item No. 7(a), Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, to please move for leave of the House to introduce before----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا کے قواعد انضباط کے----

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، ایک منټ، میډم، چې زه Read کړم نو بیا تاسو اووایئ جی، میډم، چې زه Read کړم نو بیا تاسو اوکړئ جی۔

## مسودہ قانون بابت خیبرپختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین (مستقلی ملازمت) (ترمیمی) مجریہ 2022 کو ایوان میں پیش کرنے کے لئے اجازت طلب کرنا

Mr. Deputy Speaker: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, to please move for leave of the House, to introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022, under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Ji, Nighat Yasmeen Orakzai.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا کے قواعد، انضباط و طریقہ کار 1988 کے قاعدہ 77 کے تحت اس معزز ایوان میں The Khyber

Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of services) (Amendment) Bill, 2022 کو پیش کرنے کے لئے اجازت دی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member, to introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022, under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the leave is granted.

**مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین (مستقلی ملازمت)**

**(ترمیمی) مجریہ 2022 کا ایوان میں پیش کیا جانا**

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7(b). Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move to introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اس معزز ایوان میں The Khyber Pakhtunkhwa Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 پیش کرتی ہوں۔

Deputy Speaker: It stands introduced.

**مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین (مستقلی ملازمت)**

**(ترمیمی) مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا**

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7(c) and 7(d): Ms. Nighat Yasmeen, MPA, to please move before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ The Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

**مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین (مستقلیٔ ملازمت)**

**(ترمیمی) مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا**

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ The Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 کو پاس کیا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport Department (Regularization of Services) (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

**مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وزراء (تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات) (ترمیمی)**

**مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا**

Mr. Deputy Speaker: Item No. 8 and 9: Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber

Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, I intend to move the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا وزراء (تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات) (ترمیمی) مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 may be may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister Labour): Mr. Speaker, on behalf of honourable Chief Minister, I intend to move the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخواڈسٹرکٹ گورننس اینڈکمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of District Governance and Community Development Project Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Faisal Amin Khan (Minister for Local Government): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of District Governance and Community Development Project Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of District Governance and Community Development Project Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration stage': Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: First amendment, Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move first amendment in sub clause (1) of clause 3 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میرے پاس تو میری امنڈمنٹس بھی نہیں ہیں، بہر حال جناب سپیکر صاحب، چونکہ یہ بلدیات کا بل ہے ناں، تو مجھے بلدیات کے منسٹر پہ پورا اعتماد ہے کہ وہ اپنا مسئلہ خود حل کریں گے اور اس لئے میں تمام امنڈمنٹس واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، جو بل میں نے پیش کیا ہے، امنڈمنٹ بل، اس کو سیکرٹری ٹرانسپورٹ نے لیٹر لکھ کر اور جناب سپیکر صاحب، اس کو متنازعہ بنایا تھا، تو جناب سپیکر صاحب، میں سیکرٹری صاحب کے خلاف استحقاق لانا چاہتی ہوں، مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہیئے، مجھے اس پہ پھر اجازت دیں کہ میں سیکرٹری ٹرانسپورٹ پر میں استحقاق لاؤں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، اگر یہ انہوں نے Breach of privilege کیا ہے تو آپ ان کے اوپر پروویلیج موشن لائیں، آپ یہ چیک کر لیں کہ اگر انہوں نے کیا ہے تو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Second Amendment: Ms. Naeema Kishwar Khan, MPA, to please move second amendment in sub clause (3) of the Bill. Naeema Kishwar Sahiba.

Ms. Naeema Kishwar Khan: I move that in clause 3, the following may be substituted, namely,-

> "(3) The employees, on their regularization under this Act, shall be entitled to receive such pension and gratuity as were admissible to civil servants before the commencement of the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Act, 2022 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. X of 2022)."

جناب ڈپٹی سپیکر: فیصل امین صاحب، میڈم نے امنڈمنٹ پیش کی ہے، ان کی امنڈمنٹ ہے، آپ Agree کرتے ہیں؟

Minister for Local Government: Sir, amendment is conflicting and cannot be accepted.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سپورٹ کرتے ہیں کہ نہیں کرتے ہیں؟

Minister for Local Government: No, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سپورٹ نہیں کرتے؟

وزیر بلدیات: نہیں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں ہاؤس کو Put کروں؟

وزیر بلدیات: جی سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، مجھے ایک منٹ بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: سر، یہ شور شرابہ چلتا رہے گا، اگر قانون سازی اسی ماحول میں چلتی رہی تو خیر ہے کوئی بات نہیں، پارلیمنٹ کا یہ ماحول ہے چلتا رہتا ہے، کوئی وہ نہیں ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گی کہ کل ہم ایجوکیشن کی بل میں امنڈمنٹ کر رہے تھے، کیا وجہ ہے کہ کچھ کے ساتھ ہم ایسا سلوک کرتے ہیں اور کچھ کے ساتھ ہم ویسا سلوک کرتے ہیں؟ ایجوکیشن میں جب ہم ٹیچرز کو وہ کر رہے تھے، ریگولرائز کر رہے تھے تو ہم ان کو Gratuity دے رہے تھے، ہم نے ان کو CP Fund دیا ہے، ہم نے ان کو کیا کیا ہے، کیا وجہ ہے کہ ہم لوکل گورنمنٹ کو نہیں کر رہے؟ اور منسٹر خود کہہ رہا ہے کہ میں اپنے ایمپلائز کو نہیں کر رہا ہوں، تو کیوں اپنے ایمپلائز کے ساتھ یہ ظلم کر رہے ہیں، کیا یہ بھی ان کا حق ہے کہ وہ اپنے ایمپلائز کے ساتھ یہ ظلم کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، آپ Agree کرتے ہیں؟ جی فیصل امین صاحب، Order in the House، میں Put کر رہا ہوں۔

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was dropped)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Noes’ have it; the amendment is dropped. The motion before the House is that the original clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original clause 3 stands part of the Bill. Clauses 4 to 7 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honourable Member in clauses 4 to 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 4 to 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 4 to 7 stand part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ڈسٹرکٹ گورننس اینڈ کمیونٹی ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کے ملازمین کی مستقلی ملازمت مجریہ 2022 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Local Government, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of District Governance and Community Development Project Bill, 2022 may be passed.

Minister for Local Government: Thank you, honourable Speaker. I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of District Governance and Community Development Project Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Regularization of Services of Employees of District Governance and Community Development Project Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Bill is passed.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ اس سے پہلے جو سیلریز کے حوالے سے منسٹرز سیلریز کے حوالے سے جو بل پاس ہوا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ کہیں وزراء کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ ہوا ہے، یہ Totally اس سے، چونکہ اس کا ان سب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، یہ صرف چونکہ کیبنٹ کے اجلاس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ (شور) سر، دا (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کچھ ریزولیوشن کی بات کر رہے تھے، وہ رولز۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جی، میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس میں تنخواہیں وغیرہ کوئی الاؤنسز وغیرہ Involve نہیں ہیں، یہ صرف اور صرف ہیلی کا پٹر یا ہوائی جہاز یا کچھ بھی ہے جو وزیراعلیٰ صاحب کسی کو بھی Nominate کر سکتا ہے، ایمرجنسی کی صورتحال میں، تو وہ ایمرجنسی کی صورتحال میں وہ سرکاری اس پر وہ دے سکتے ہیں، تو یہ اس کے حوالے سے وضاحت تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شوہ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: تو میں صرف وضاحت ہی کرنا چاہتا تھا کہ اس میں الاؤنسز اور یہ لکھا ہے امنڈمنٹ، تو یہ کسی وزیروں کی تنخواہوں سے کوئی معاملہ نہیں ہے، یہ صرف کہ کوئی سرکاری ملازم۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یاایمرجنسی کی صورت میں، تو وہ وزیر اعلیٰ کسی کو وہ Nominate کر سکتا ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ریزولیوشن ہے۔
وزیر محنت وافرادی قوت: یو قرارداد دے جی، کہ تاسو ما تہ اجازت را کڑو۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی رولز کے لئے Apply کریں جی۔

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Minister(s) and Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

## قرارداد

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ اسمبلی ملک میں تاریخ کی بدترین مہنگائی اور گرتی ہوئی معیشت پر تشویش کا اظہار کرتی ہے جس نے عام آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں کی وجہ سے عوام کی مشکلات میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے، اس لئے یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ مہنگائی کے ستائے ہوئے عوام کو فوری ریلیف دے۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت صوبے کو فوراً قبائلی اضلاع کے بجٹ کا خسارہ اور جو پیسے NHP کے بقایاجات ہیں، ان کی فوراً ادائیگی کرے تاکہ صوبہ پوری طرح بجٹ پر عمل درآمد کرا سکے اور سیلاب کے حالات میں یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں جنہوں نے آپ کے ساتھ Sign کئے ہوئے ہیں وہ نام آپ نے نہیں پڑھے، وہ نام لے لیں جنہوں نے قرارداد پر آپ کے ساتھ Sign کئے ہیں، آپ وہ نام لے لیں۔
وزیر محنت وافرادی قوت: جی سر۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جنہوں نے قرارداد پر Sign کئے ہیں، وہ نام آپ لے لیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اس قرارداد پر ضیاء اللہ بنگش صاحب نے کئے ہیں، محمد عاطف خان نے کئے ہیں اور وزیر خزانہ صاحب نے کئے ہیں اور میرے اس پہ Sign ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور آپ کے Sign ہیں، ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ جی تیمور جھگڑا صاحب۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ): جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

(شور)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، میں ریکویسٹ کروں گا اور آج اس پہ کوئسچن بھی تھا کہ اس پہ قرارداد پاس کرنے سے پہلے ہم ذرا سیریس ڈیبیٹ بھی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کریں جی، کریں۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، ہاؤس کی Guidance کی بھی ضرورت ہے، تو میری ریکویسٹ ہے کہ میری بھی بات سن لیں، پھر آپ بھی اس پہ بات کریں تاکہ ہم Flour of the House پہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، کریں۔

وزیر خزانہ: تاکہ پھر اس میں وہ بھی کر لیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور جھگڑا صاحب۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، اگر ہم دیکھیں، (مداخلت) واؤرہ کنہ اوس واؤرہ۔ جناب سپیکر، اگر ہم دیکھیں، ہم ایک ایسے موڑ پہ کھڑے ہیں کہ پاکستان کو بھی ایک Financial crisis ہے اور یہ ایک ایسے ٹائم پہ ہے کہ دنیا ایک Financial crisis میں سے گزر رہی ہے، اب ہمارا چیلنج یہ ہے کہ ہم ایک Crisis کو یا ایک چیلنج کو Deal نہیں کر رہے ہیں، ہم چار چیلنجز کو Deal کر رہے ہیں، ایک ہو گیا معاشی یا Financial crisis، بڑا Clear ہے، وہ پہلے سے بھی تھا، آئی ایم ایف کے پیسے بھی آ گئے لیکن ڈالر جو ہے وہ روپے کی نسبت ہر روز چڑھتا ہے، آج دو سو انتالیس (239) پہ ہے، کل دو سو اڑ ھتیس (238) پہ تھا، ایک ہفتہ پہلے دو سو پچیس (225) پہ تھا، کبھی یہ تاریخ میں نہیں ہوا۔ جناب سپیکر، دوسرا یہ ہے کہ Political crisis، یہ کوئی مانے نہ مانے، ایسے ٹائم میں جب Political atmosphere polarized ہو جائے، تو Long term فیصلے مشکل فیصلے Financial situation کو تبدیل کرنا پڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسرا جناب سپیکر، ان دو چیزوں کے اوپر آ گیا، ایک آ گیا ایک تاریخی فلڈ سیلاب جناب

سپیکر، میں نے آپ سے دو دن پہلے کہا تھا کہ وفاقی حکومت کہہ رہی ہے کہ اٹھارہ ارب ڈالر اس کی قیمت ہو گی، اٹھارہ ارب ڈالر اس دن کے ریٹ پہ بنتے تھے تقریباً چار ارب روپے جناب سپیکر، جو وفاقی حکومت سے Latest figures آئے ہیں کہ اس کی قیمت ہو گی تیس ارب ڈالر، تو تیس ارب ڈالر ہو گی، تو آج کی قیمت میں سات ہزار ارب روپے، سات ہزار ارب روپے ایف بی آر کے پورے سال کی Collection ہے جو لگانے ہیں، تو یہ تو دکھاتا ہے کہ جو فلڈز کے جانی اور مالی Loses کے علاوہ جو فصلوں پہ Loses ہوں گے کہ یہ سات ہزار ارب روپے ہم کیسے پورے کریں گے؟ اور جناب سپیکر، چوتھی چیز اس صوبے سے بالخصوص اس پہ بھی ڈسکشن ہوئی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے اوپر ایک سیکورٹی چیلنج ہو، جس پہ عنایت خان نے بھی بات کی ہے، جس پہ باقی ممبرز نے بھی بات کی ہے، تو اگر سیکورٹی چیلنج بھی آئے، ایک تو سیکورٹی چیلنج Proactively administratively deal کرنا ہے، دوسرا سیکورٹی چیلنج پہ لگنا ہے پیسہ، فلڈز پہ لگنا، اقتصادی اور فائنشل سیچویشن کو ٹھیک کرنے پہ لگنے ہیں، یہ مشکل Decisions ہیں، تو یہ بڑے پیچیدہ حالات ہیں۔ جناب سپیکر، آج جو عام آدمی ہے، جو تکلیف وہ محسوس کر رہا ہے وہ اس نے شاید پاکستان کی تاریخ میں نہیں بلکہ یہ تو ہمیں فگرز بتاتے ہیں کہ 1971ء کے بعد اس قسم کے حالات نہیں آئے، فگرز بتاتے ہیں کہ پینتالیس فیصد Inflation ہے، یہ تو ایک فگر ہی ہے لیکن اس کا مطلب کیا ہوا کہ جس کی جیب میں تھے ایک سو روپے، وہ ایک سو روپے ابھی ستر روپے کی خریداری کر رہے ہیں، وہ ایک سو روپے ستر روپے کی خریداری کر رہے ہیں لیکن میں تھوڑا سا اس پہ ذرا ایوان کی توجہ چاہتا ہوں، بابک صاحب کی بھی توجہ چاہتا ہوں کہ چار سال میں ہم نے سنا کیا ہے؟ عمران خان کے خلاف سب سے بڑا گلہ کیا تھا؟ مہنگائی کا، مہنگائی کی فریاد ہم نے تقریباً ہر روز سنی ہے، ڈالر تھا، ڈالر پہ گلہ تھا کہ چونکہ اسحاق ڈار نے اسے پانچ سال Subsidize کیا تھا تو جب اس کو کھولنا تھا، اس نے ہونا تھا Depreciate، اس کے باوجود وہ سال میں تقریباً دس فیصد گرا اور ایک سو بیس سے تقریباً ایک سو اٹھہتر پہ گیا، تو آج وہ کیا ہے، آج ہر کوئی اس ڈالر کا Effect ہر روز محسوس کر سکتا ہے کہ عوامی منڈی میں تیل کی قیمت ایک سو پانچ (105) ڈالر سے ترانوے ڈالر جس میں بارہ ڈالر کی کمی ہو لیکن مفتاح اسماعیل ہمیں یہ خوشخبری دیں کہ میں پٹرول کو آٹھ پیسے سستا کرتا ہوں، یہ آٹھ پیسے اپنے پاس ہی رکھ لیں۔ جناب سپیکر، بجلی کی طعنے سنتے تھے کہ بجلی بڑی مہنگی ہو گئی ہے، جو بجلی سولہ روپے تک اوسطاً گئی تھی یونٹ کی اور جس پہ پہلے گلہ سنا بجلی کو مہنگا کرنے کا اور پھر جیسے ہی وہ بجلی سستی کی تو اگلے دن مفتاح اسماعیل نے شاہد

خاقان نے یہ پی ایم ایل (این) کے سارے گورونے اگلے دن ہی کہا کہ یہ سستی کیوں کرلی؟ یہ تو سستی نہیں کرنی چاہیئے تھی، تو آج وہ سولہ روپے کی بجلی اوسطاً ہے چھتیس روپے، اور سارے ٹیکسز اور Fuel adjustment chargesلگا کر پچاس روپے یونٹ اور ابھی ایک نئی خوشخبری ہے کہ جس نے سولر لگایا ہے تو سولر پہ بھی جو رعایت تھی وہ بھی ختم کر دی، Net meteringپہ۔ جناب سپیکر، گیس کا بھی یہی سلسلہ تھا، جناب سپیکر، ہم نے یہ تین چار سال آٹا کی Supplyاور ڈیمانڈ کو Manageکرنے کی کوشش کی، کبھی کم کامیابی ہوئی ہوگی، کبھی زیادہ کامیابی ہوئی ہوگی لیکن کوئی میرے خیال میں یہ چار سال میں آٹھ سو، نو سو روپے سے یہ ریٹ تیرہ سو (1300) سے چودہ سو (1400) تک گیا، ایک Natural inflationہوتی ہے، ایک حالات پہ، حالات کی مشکل سے جناب سپیکر، اس پہ بھی آتا ہوں لیکن ابھی چار مہینے میں چودہ سو (1400) سے کوئی بائیس تئیس سو (2300 / 2200) جو بوری پر کلو جو آٹا ملتا تھا، پچپن روپے کلو کا، وہ ابھی سو، ایک سو دس، ایک سو بیس اور ایک سو تیس، تو یہ ساری جو ہے وہ آپ دیکھ لیں کہ جو ہمارے سارے یہ دوست آئے تھے مہنگائی مارچ کر کے، مہنگائی کو ختم کرنے، تو میرے خیال میں مہنگائی مارچ کا مطلب یہ تھا کہ مہنگائی کو ایسے مارچ پہ لے جائیں کہ یہ عام انسان کبھی بھولے نہ کہ مہنگائی کس چیز کو کہتے ہیں؟ جناب سپیکر، مجھے بہت لوگ گلہ کرتے تھے کہ آپ کے دور میں مہنگائی آئی ہے، اس سے ہم بھاگ نہیں سکتے، مہنگائی تین چار سال سے تھی، جو ہم نے بڑی مشکل سے Explainکرنے کی کوشش کی، وہ یہ کہ دیکھئے، دو بالخصوص حالات آئے ہیں جن کی وجہ سے ہم صرف آپ کی تکلیف کم کر سکتے ہیں اور ہم نے بہت حد تک کم کی ہے، اگر عمران خان نہ ہوتے تو آپ دیکھتے کہ کیسے حالات ہوتے اور وہ حالات کیا تھے؟ ایک جو ہمیں 2018ء میں خالی خزانہ اور ایک ایسی معیشت ملی تھی جس میں الیکشن جیتنے کے لئے سب کچھ کر چکا تھا پی ایم ایل (این) اور دوسرا اس کے بعد جب ایک سال عوام سے قربانی مانگی، تکلیف انہوں نے ایک سال گزاری تو اس کے بعد Covidوہ وباء جو دنیا میں سو سال میں ایک بار آتی ہے جس سے پوری دنیا کی معیشت رک گئی، انڈیا جیسے ملک جو کہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک ایشین ٹائیگر ہے جس کی معیشت دنیا میں سب سے تیز جاتی ہے، وہاں دس فیصد معیشت ان کی کم ہوگئی لیکن اس سب کچھ کے باوجود پاکستان کی معیشت Covidکے دوسرے سال میں چھ فی صد بڑھی اور صرف معیشت نہیں، مہنگائی کی تکلیف یہ تھوڑی سی تھی لیکن ایکسپورٹ بڑھی جو دس سال سے چوبیس ارب سے زیادہ کبھی ایکسپورٹ نہیں ہوئی تھی وہ اکتیس ارب ہوئی، Remittancesبڑھے یعنی ڈالر آئے، بیرونی ملک پاکستانیوں نے

بھیجے، آج وہی بیرون ملک پاکستانی جن سے مدد مانگی جارہی ہے، ان سے ووٹ کا حق لے کر جناب سپیکر، Tax collection بڑھی پچھلے سال تیس فیصد ایک سال میں تیس فیصد یعنی جو کبھی پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوئی، چار ہزار سات سو (4700) ارب سے چھ ہزار ایک سو (6100) ارب تک۔ جناب سپیکر، پھر صحت کارڈ، پھر احساس کارڈ، پھر جو Investment کسانوں پہ ہوئی، جو یہ غریبوں پہ ہوئی، جو پناہ گاہ جو یہ ساری Investment ہوئی جس نے یہ تکلیف کم کی، تو تین سال یہ گلے سنے تھے، اس کے بعد ایک کام ہوا جو میں پچھلے دو تین مہینوں میں سن رہا ہوں، جناب سپیکر، آپ کے ووٹرز آپ کو بھی کہہ رہے ہونگے کہ وہ ابھی کہتے ہیں کہ آپ ٹھیک کہہ رہے تھے کہ عمران خان نے واقعی معیشت سنبھالی تھی اور عوام کو ریلیف دیا تھا، مجھے خوشی ہونی چاہیئے کہ یہ جو گورنمنٹ آئی ہے، انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ جو Track record عمران خان کا ہے وہ اتنے مشکل حالات میں کسی نے نہیں وہ پایا، ہم نے تو سنا تھا کہ یہ جو نئے وزیر اعظم آئے ہیں، یہ جیسے خان صاحب کہتے ہیں آئن سٹائن کے بعد اتنے زبردست فگرز پیدا ہی نہیں ہوئے ہونگے لیکن وہ پہلے دوسرے دن ایک دو بس پراجیکٹ کے افتتاح کرنے کے بعد میں نے کوئی پلان نہیں سنا، اور میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ مجھے خوشی نہیں ہو رہی ہے یہ ثابت ہوتے ہوئے بھی کہ عمران خان نے اس معیشت میں کتنا زبردست کام کیا تھا کیونکہ عوام تکلیف میں ہیں اور ایسی تکلیف میں ہیں کہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا، Covid جیسے حالات میں نہیں دیکھا۔ جناب سپیکر، آج جب یہ مہنگائی کو کم کرنے کے Mandate پہ یہ لوگ آئے تھے، تو ابھی یہ Clear کر دیں کہ یہ سارا کچھ ٹھیک کرنے کے لئے ان کے پاس پلان کیا ہے؟ کیسے یہ آٹے کی قیمت کنٹرول کریں، کیسے یہ ڈالرز یہاں پہ لائیں گے؟ تاکہ ہمارا جو بیرونی خسارہ ہے وہ کم ہو جائے۔ میں آتا ہوں، صوبے کی بات پہ بھی آتا ہوں بابک صاحب، اس صوبے کے عوام تکلیف میں ہیں، کیسے کیسے۔۔۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: ہم صوبے کے عوام ہیں ناں۔

<u>وزیر خزانہ</u>: جناب سپیکر، کیسے یہ آٹے کی Supply، آٹے کی Supply کے لئے، تو انہوں نے کپڑے بیچنے تھے ناں، پھر عاطف خان نے کہا کہ آدھے پیسے ہمیں یہ دے دیں، آدھے ہم دے دیں گے کیوں ایک روپیہ نہیں آیا؟ جناب سپیکر، آئی ایم ایف پہ ایک ایک ان کے لیڈر کی Statement مجھے یاد ہے، بلاول بھٹو جو Floor of the House پہ کہتا تھا کہ پی ٹی آئی، آئی ایم ایف کی Deal پھاڑ دو۔ (قطع کلامی)
یارد بانگ احترام خواوکړئی کنہ۔

(عصر کی اذان)

وزیر خزانہ: اس وقت پی ٹی آئی اور آئی ایم ایف کی Deal جو تھی وہ پھاڑ دینا چاہیئے تھی، اس وقت جو احسن اقبال کہتے تھے کہ سٹیٹ بینک کو خود مختاری اور مضبوطی دینا ہے وہ آئین پاکستان کے ساتھ غداری ہے۔ اس وقت یہی جو ابھی فنانس منسٹر دوبارہ واشنگٹن گئے ہیں بھیک مانگنے، وہ کہتے تھے جنوری اور فروری 2022 کے ان کے انٹرویوز ہیں کہ آئی ایم ایف کی شرائط ماننا کوئی آئین پاکستان میں تو نہیں لکھا اور یہ کہتے تھے کہ ہم آکر یہ دکھائیں گے کہ بجلی کو بارہ روپے یونٹ کیسے بنایا جاتا ہے؟۔۔۔۔۔

ایک آواز: تیمور صاحب، د امن خبره اوکړه۔

وزیر خزانہ: په امن هم راځم۔ جناب سپیکر، کل ان کا انٹرویو تھا، کل ان کا انٹرویو تھا، آپ پھر جواب دیں، کل ان کا انٹرویو تھا اور اسی کا جواب دیں کہ اسی (80) روپے میں بجلی پیدا ہوتی ہے تو میں چھتیس روپے سے کم میں کیسے دوں، تو پھر لوگوں کے ساتھ جھوٹ کیوں بولا تھا؟۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، وہ کیا کہتے ہیں، اذان میں باتیں کرتے ہیں، تو ان سے یہی توقع کی جا سکتی ہے، آپ اپنی بات کریں۔ جب وہ اذان میں باتیں کر سکتے ہیں تو وہ کسی ٹائم بھی بول سکتے ہیں جی، آپ بات کریں ابھی، ان کو اذان کا احترام نہیں ہے تو اور تو چھوڑیں جی۔

وزیر خزانہ: آج ان کے لئے آئی ایم ایف کی پوجا کرنے سے بہتر کوئی کام ہے ہی نہیں، یہ فرق آگیا۔ جناب سپیکر، آتے ہیں صوبے پہ اور اس کا صوبے پہ کیا Impact ہے؟ پہلے تو جو ہم بات کر رہے ہیں، یہ وہ Responsibility ہے جو وفاقی حکومت نے صرف اسلام آباد کے لوگوں کی نہیں کرنی، انہوں نے پورے پاکستان کا خیال رکھنا ہے، انہوں نے اس صوبے کے لوگوں کا بھی خیال رکھنا ہے اور اس صوبے کے لوگوں کا خیال رکھنے کے لئے ابھی تو ہم کہہ رہے تھے کہ یہ شہباز شریف کپڑے نہ بیچیں لیکن اگر اتنے برے حالات ہیں اور ان سے وہ اپنے کپڑوں کے پیسے جو ان کا Wardrobe کافی اچھا ہے، میں نے دیکھا ہے، تو اس کے برابر ہی Donation وہ قریب سیلاب والوں کو تو دے دیں۔ اب جناب سپیکر، صوبے پہ کیا Impact ہے اور یہی وفاقی حکومت صوبے کے ساتھ کیا کر رہی ہے؟ جناب سپیکر، پہلی چیز میں جون سے یہ بات کر رہا ہوں اور مجھے فخر ہے کہ اپنی گورنمنٹ کے کہنے پہ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، آپ اپنی باری پہ بات کرلیں، پھر آپ اپنی باری پہ بات کرلیں۔

وزیر خزانہ: اسی حکومت کو وہ بار بار لکھا بھی، بار بار گیا بھی، اور وہ ہے قبائلی اضلاع جناب سپیکر، یہ امن کی بات کر رہے ہیں، اس دن پولیس آئی، پولیس کے جو سینیئرز تھے وہ آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم تو یہی کر سکتے ہیں ناں، یہاں پر فنانس منسٹر تو یہی کہہ سکتا ہے کہ پولیس کو پیسے زیادہ دے دیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ثوبیہ، ثوبیہ، آپ اپنی باری پہ بات کر لیں، آپ پھر بات کر لیں جی۔

وزیر خزانہ: تو ہم نے پولیس کو تین ارب روپے Available کئے ہیں، لیکن یہ تین ارب روپے میرے پاس Available نہیں ہیں اور یہ تین ارب روپے کیوں نہیں Available؟ کیونکہ ان کے جو وزیر اعظم ہیں، انہوں نے تو قبائلی اضلاع کے لوگوں سے صحت کارڈ لے لیا، وہ ان کے امن کی کیا پرواہ کریں گے؟۔۔۔۔

(شیم شیم کی آوازیں)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر، یہ اختیار ولی ابھی بیٹ پہ یہ اینٹ باندھ کر پرائم منسٹر ہاؤس جائیں اور کہیں کہ اپنے پختونوں کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، ایک جگہ پہ یہ باتیں جب بار بار Raise کیں، تو ایک پارٹی نے آواز نہیں اٹھائی، نہ بجٹ سے پہلے، نہ بجٹ میں، نہ بجٹ کے بعد، یہ سارے ان کے دوست وہاں پہ بیٹھیں ہیں، یہ تو اپنے صوبے کی Representation کرتے ہیں، کیوں جب اس سوال میں جواب آیا ہے کہ جولائی 2021 میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، وزیرزادہ، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، روی کمار، بیٹھ جاؤ، ثوبیہ، بیٹھ جائیں، Cross نہ کریں، آپ اپنی باری پہ بات کر لیں۔ جی تیمور، بولیں۔

وزیر خزانہ: جب جولائی 2021 اور جولائی 2022 میں اڑتالیس ارب روپے اور اکیس مہینے میں اڑسٹھ ارب روپے آ سکتے ہیں اور اگر ان کو امن اتنا ضروری ہے تو یہ چھ مہینے میں ایک روپے NHP کا نہیں آ سکتا۔ جناب سپیکر، میں آپ کو یہ بھی بتاتا ہوں کہ یہ شور کیوں کر رہے ہیں؟ کیونکہ ابھی آئینے میں وہ اپنی شکل دیکھ رہی ہیں، اپنی گورنمنٹ کی شکل دیکھ رہی ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

وزیر خزانہ: اور اس گورنمنٹ میں تو یہ نون لیگ تو قصور وار ہے، خیر ان سے کیا توقع، انہوں نے تو ہمیشہ کہا ہی ہے کہ وہ تو پورے پنجاب کے لئے بھی حکومت نہیں کرتے، وہ تو اپنے وہ جی ٹی روڈ کی جو سو سیٹیں

انہوں نے کی ہیں انہی کی کریں گے لیکن پیپلز پارٹی کہاں گئی؟ جناب سپیکر صاحب، ہمارے مولانا صاحب کہاں گئے؟ جناب سپیکر، ہماری پشتون نیشنل پارٹی کہاں گئی جو کہ آج آئی ایم ایف کی پیروی، NHP نہ دینے اور قبائلی اضلاع کے بجٹ نہ دینے پہ وفاقی حکومت کی حمایت اور اپنے صوبے کی گورنمنٹ اور اپنے صوبے کے وزیر خزانہ کے خلاف بالخصوص احتجاج کرتے ہیں، وہ احتجاج وہاں بھی اتنا تو کریں ناں، آپ بھی تھے بابک صاحب، پوچھا تو ہوتا، کس چیز پہ احتجاج کر رہے ہیں؟ تو جناب سپیکر، یہ امن کے پیسے کون پورے کرے گا؟ جناب سپیکر، یہ جو سیلاب کے ایک سو چار (104) ارب روپے ہیں جس میں تیس ارب روپے سوات میں، ملاکنڈ ڈویژن میں، نوشہرہ میں، پشاور میں، چارسدہ میں، ڈی آئی خان میں اور ٹانک میں دینا پڑیں گے، یہ کون پورے گا؟ جناب سپیکر، میں ان کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ان کے دو کارنامے ہیں، ایک کارنامہ ان کا ہے کہ انہوں نے پچاس سال میں وہ کمر توڑ مہنگائی لائی جو کہ ہم نے کبھی نہیں دیکھی ہے اور دوسری جناب سپیکر، دوسری انہوں نے جو ان کا اصلی مقصد تھا، یہ کیسے کرتے؟ کیونکہ ان کا تو فوکس یہ تھا کہ نیب کے قوانین بدل جائیں تاکہ جو گیارہ سو ارب روپے ان کی جو چوری ہے وہ معاف ہو جائے، جو چور آئے ہیں انہوں نے گیارہ سو ارب روپے کو آج معاف کیا ہے۔ یہاں پہ خیبر پختونخوا کے لئے پچاس ارب روپے نہیں ہیں جو ہمارا حق ہے، یہ ہمیں ایک پیسہ نہ دیں وفاقی حکومت کی جیب سے، ہمیں صرف اپنا پیسہ دیں، صرف اپنا پیسہ دے دیں، ان کے لیڈر تو ایک ایک ٹوئٹ پہ پرائم منسٹر سے بات کرتے ہیں، تو کر لو ایک ٹوئٹ، دے دو اپنے پیسے، جناب سپیکر، یہ ایک ایک چیز کا جواب چاہیئے، میں چاہتا ہوں کہ اس پہ ڈیٹیل بات ہو، یہ پریس کو بھی پتہ چلے کہ آج اس صوبے کو Bankrupt کون کر رہا ہے، تیرہ پارٹیز ملی ہیں اور اپنی چوری کی خاطر ان کو پاکستان کے کسی صوبے کے حق کی بھی فکر نہیں ہے اور جناب سپیکر، ان کا یہ جواب بھی چاہیئے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Windup کریں جی۔

<u>وزیر خزانہ</u>: میں Windup کرتا ہوں۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ Windup کریں جی۔

<u>وزیر خزانہ</u>: یہ بتائیں کہ یہ مہنگائی لانے کے لئے کیوں آئے؟۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>وزیر خزانہ</u>: اور یہ مہنگائی لے جانے کے لئے ان کا کیا پلان ہے؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر خزانہ: یہ ابھی وفاقی حکومت کا حصہ ہیں اور یہ ان کی Responsibility ہے، اس کا جواب دینا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر خزانہ: پاکستان کی معیشت ٹھیک کرنے کا کیا پلان ہے؟۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر خزانہ: اور اگر ان کے پاس پلان نہیں ہے، یہ ایوان جاننا چاہتا ہے، تو پھر جناب سپیکر، یہ ہمارے ساتھ اس قرارداد میں یہ بھی Add کر دیں کہ اگر پلان نہیں ہے تو پھر استعفیٰ دو اور الیکشن کراو تاکہ ایک ایسی حکومت آئے جو کہ پاکستان کو ٹھیک کر سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عاطف خان صاحب، جی عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر خوراک): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بات کریں، یہ مائیک سے بات کریں۔ عاطف خان، مائیک واخله، مائیک سره کوه۔۔۔۔

(شور)

وزیر خوراک: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ امن پہ بھی بات ہو گی ان شاء اللہ، آپ لوگ بھی ادھر ہی ہیں، ہم بھی ادھر ہی ہیں، کہیں نہیں جا رہے، امن پہ آپ لوگ بات کرنا چاہتے ہیں، بالکل امن پہ بھی۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: عاطف خان، تاسو مائیک باندې خبرې کوئ، هغه خو په بانگ کښې هم خبرې کوی، نو ستاسو تقریر کښې خو به خبرې کوی کوی، تاسو خبرې کوئ جی۔

وزیر خوراک: امن پہ بھی بات کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه د بانگ احترام نه کوی نو زمونږ د ایم پی ایز به په څه احترام اوکړی؟

وزیر خوراک: میں جو ابھی ٹاپک ہے، اس پہ۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عاطف خان، تاسو مائیک کښې خبرې کوئ جی، چې کوم سړے د اذان احترام نه کوی، په اذان کښې خبرې کوی نو هغه نورې خبرې خو معمولی خبرې دی، تاسو خبره کوئ جی۔

<u>وزیر خوراک:</u> پرېږده خیر دے چې لږ بهړاس ئے اووځی، ما وئیل که بهړاس ئے اوځی نو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نه نه جی، بهړاس نه اووځی، دا جی تاسو خپل مائیک باندې خبرې کوئ جی، عاطف خان، مائیک واخلئی جی۔

<u>وزیر خوراک:</u> ښه جی۔ اگر تھوڑی سی امن کی بات آئے گی، امن پر بھی بات کریں گے اور بالکل کریں گے، آپ کی مرضی سے نہیں کریں گے کہ آپ جس وقت چاہیں ہم وہ بات کریں گے، ہم جو چاہیں گے، ہم وہ بات کریں گے، جب آپ نے کرنی ہو، آپ اپنی بات کر لیجئے گا۔۔۔

(تالیاں اور شور)

<u>وزیر خوراک:</u> د هر شی یو طریقه وی، دا طریقه نه ده په کومه طریقه باندې چې هلته نه چغې وهې او په دې خبرې اوکړه، بالکل په امن خبره نه کوؤ چې وخت راشی په امن به هم خبرې کوؤ۔ اوس په دې وخت کښې چې د څه ټاپک دے په هغې به خبرې کوؤ، چې هغه ختم شی نو د هغې نه پس به په امن خبرې کوؤ او که نه شې اوریدلے نو بهر اووځه یا غلے کښېنه، خبرې واوره یا بهر اووځه، څه طریقه وی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عاطف خان، آپ یہاں بات کریں جی، Cross talk نہ کریں جی، Cross talk نہ کریں جی۔

<u>وزیر خوراک:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نثار خان، کښېنئی، Cross talk مه کوئ جی۔ نثار مہمند صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں۔

<u>وزیر خوراک:</u> اگر سننے کی ہمت نہیں ہے تو ان کو باہر بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار مہمند صاحب، آپ اپنی سیٹ پہ جائیں۔

وزیر خوراک: یہاں پر آپ کی بات ایک طریقے سے ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار مہمند صاحب، اپنی سیٹ پہ جائیں، میں ابھی آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھیں جی۔۔۔۔

(شور)

وزیر خوراک: سپیکر صاحب، یہ باتیں سن نہیں سکتے، اس وجہ سے سننا نہیں چاہتے، خیر ہے آپ مجھے پانچ منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: جب امن پہ بات کرنا ہو گی تو پہلے تو آپ خود امن سے بات سن لیں، پھر اس کے بعد امن پہ بھی بات کر لیں گے، ان شاء اللہ ہم کہیں نہیں جا رہے، ادھر ہی بیٹھیں ہوئے ہیں، کہیں نہیں جائیں گے۔ اس وقت جو مہنگائی پہ بات ہو رہی ہے سپیکر صاحب، اس کا میں تھوڑا سا Background آپ کو بتا دوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ نہ، تا تہ زہ وایم۔ جی عاطف صاحب ماتہ وایئی؟

وزیر خوراک: میں کچھ سوالات کروں گا، پہلی بات تو یہ ہے کہ تحریک انصاف کی فیڈرل گورنمنٹ میں ہمیں خود میڈیا کی طرف سے اور لوگوں کی طرف سے کہ جی بہت زیادہ مہنگائی ہو گئی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نثار مہمند صاحب، اپنی سیٹ پر چلے جائیں پلیز۔

وزیر خوراک: اور وہ مہنگائی، زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا تھا، دس روپے پٹرول مہنگا ہوتا تھا یا ڈیزل مہنگا ہوتا تھا اور ہر ایک بندہ بشمول کچھ چینلز، بشمول کچھ چینلز مائیک لے کر مارکیٹوں میں پھرتے رہتے تھے کہ جی مہنگائی ہو گئی، آپ کا گھر کا خرچہ کیسے چل رہا ہے، آپ گزارہ کیسے کرتے ہیں؟ ایک سسٹم چل رہا تھا، پھر اس کے بعد اچانک سے کسی کو خیال آیا، کوئی پلان بنا، Regime change کا، Regime change کا جو آپریشن ہوا اور بہانہ یہ بنایا گیا اس وقت۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عاطف خان خبرې کوئ جی۔

وزیر خوراک: میں اصل بات پہ آنا چاہتا ہوں جو کہ یہ سننا بھی چاہتے ہیں، مہنگائی کا سب سے زیادہ الزام دیا جاتا تھا تحریک انصاف کو کہ نااہل حکومت ہے، Under nineteen ہے، Under eighteen ہے، یہ آپ لوگ سنتے تھے، ہمیں بھی لوگ کہتے تھے لیکن۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نابالغ تھے۔

وزیر خوراک: بالغ، نابالغ کی اور بہت جگہیں ہیں، وہ آپ آ جائیں، میں آپ کو بتا دوں گا۔ (قہقہے اور تالیاں) یہ تو اسمبلی ہے، اگر اس میں اس طرف نہ جائیں تو بہتر ہو گا لیکن بہر حال پھر اس کے بعد جب سلسلہ شروع ہوا، یہ حکومت آئی اور صرف چار مہینے میں پیٹرول کی قیمت Fifty seven percent بڑھی، صرف چار مہینے میں (شیم شیم کی آوازیں) پھر اس کے بعد ہنسنا نہیں ہے، آپ نے ڈیزل کی قیمت Seventy one percent بڑھائی، پھر پچھلے چار مہینے کے بعد الیکٹرسٹی کی قیمت One hundred & twenty five percent بڑھی، پچھلے ڈالر کی قیمت Thirty two percent بڑھی اور یہ کہا جا رہا تھا کہ جب آئی ایم ایف کے ساتھ Deal ہو گی تو ڈالر سستا ہو جائے گا، دو چار دن کے لئے سستا ہوا، پھر واپس اوپر ڈالر بڑھنا شروع ہو گیا۔ ابھی پھر کہہ رہے ہیں کہ قطر کے ساتھ Investment کی کانفرنس کریں گے، ان سے Plans لیں گے، پھر دو چار روپے کم ہو جائے گا، پھر دس روپے بڑھ جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ جس طریقے سے مہنگائی بڑھ رہی ہے اور وفاقی حکومت کے پاس کوئی پلان نہیں ہے یا اگر چلیں ہم برداشت کر لیں گے، عوام بھی برداشت کر لیں گے لیکن اگر آپ کہیں گے جی کہ یہ ہمارا پروگرام ہے کہ اس طریقے سے مہنگائی کم ہو جائے، ٹیکسز ریونیو بڑھ جائیں گے یا کوئی ایسا کوئی کارنامہ ہو جائے گا جس کی وجہ سے حالات ٹھیک ہو جائیں گے لیکن فیڈرل گورنمنٹ کے پاس نہ کوئی پروگرام ہے، وہ سارا دن بیٹھ کر کیا سوچتے رہتے ہیں کہ تحریک انصاف نے مارچ کرنا ہے، رانا ثناء اللہ صاحب آتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں، آپ لوگوں کی حکومت میں مہنگائی مارچ ہوا، کسی نے روکا، ہماری حکومت میں کراچی سے اسلام آباد آیا، پھر دوسرا مہنگائی مارچ ہوا، پھر تیسرا مہنگائی مارچ ہوا، کسی نے نہیں روکا، ہمت تھی لیکن اب جب بھی تحریک انصاف نے مارچ کا کہا، رات کو دو بجے لوگوں کے گھروں میں گھس کر، عورتوں کو ڈاکٹر یاسمین راشد کی گاڑی کو آپ نے دیکھا ہو گا، جس طریقے سے لوگوں کے اوپر مقدمے بنائے گئے، جس طریقے سے ان کو مارا پیٹا گیا، یہ اگر میرے خیال میں ہو سکتا ہے تو مارشل لاء میں ہوتا ہو، کسی جمہوری حکومت میں اس طرح نہیں ہوا، جس طرح اس پی ڈی ایم کی حکومت میں جمہوریت

پسند قوتیں ہیں، انہوں نے جو کیا اور مصروف کس چیز میں ہیں، مہنگائی کا ہمیں علاج بتائیں، روزانہ عمران خان صاحب پہ، آج دہشتگردی کا مقدمہ کرتے ہیں، وہ جب ٹی وی پہ بیٹھتا ہے سیلاب زدگان کے پیسے اکٹھے کرنے کے لئے تو پیمرا اس ٹرانسمیشن کو روکتا ہے، یہ کبھی دنیا میں آپ نے سنا ہوگا کہ خود بھی ان کو کچھ نہیں دے سکتے، اگر ایک آدمی کے اوپر لوگ ٹرسٹ کرتے ہیں، جس دن وہ بیٹھتا ہے دو گھنٹے کے اندر اندر پانچ ارب روپے اسے ملتے ہیں، (تالیاں) تین ٹیلی تھون کئے اس نے اور ٹرانسمیشن بند کر دیتے ہیں، ٹرانسمیشن بند کر دیتے ہیں، (شور) پیسے آپ کو نہیں ملیں گے، ان شاء اللہ ضرورت مندوں کو ملیں گے، اگر آپ اس میں پڑے ہوئے ہیں (تالیاں) کہ جی پیسے آپ کو ملیں گے، واللہ کہ ایک پیسہ بھی آپ کو مل جائے، جو مستحقین ہیں ان کو ملیں گے۔ پھر اس کے بعد کیسے ایک چینل کو بند کیا، دوسرے چینل کو بند کیا، تیسرے چینل کو بند کیا، میں آج میڈیا سے پوچھتا ہوں، جو بھی یہاں پہ ہے، آپ کے اپنے ان چینلز کی صحافت کا اصول کہاں گیا کہ صرف آپ سرکاری اشتہارات کے لئے جو چینلز بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ کوئی سچی بات نہیں دکھاتے، کبھی آج تک مارکیٹ میں نہیں گئے کہ جی آٹا کتنے کا ہو گیا، چار مہینے میں بجلی کتنے کی ہو گئی اور لیڈران صاحبان، فیڈرل گورنمنٹ میں مولانا صاحب اٹھتے تھے، مہنگائی ہو گئی، تباہی ہو گئی، اسلام کو خطرہ ہے، جب بیٹا وزیر ہوا، جب بیٹا وزیر بنا اور میرے دل میں اپنا یہ تھا کہ ہو سکتا ہے مولانا صاحب دینی آدمی ہیں، ان کا بیٹا کوئی شاید مذہبی امور کی وزارت لے لے گا، انہوں نے سب سے زیادہ ٹھیکے روڈوں میں جو کرپشن ہوتی ہے، کمیشن ہوتی ہے، وہ والی وزارت لی اور کوئی وزارت انہوں نے نہیں لی اور ابھی میں پوچھتا ہوں کہ آپ مولانا صاحب! کہاں ہیں آپ، مہنگائی آپ کو نظر نہیں آ رہی، یہ باقی لیڈران جو ہیں وہ کہاں ہیں؟ جو آج سے چار مہینے پہلے چیخ چیخ کر کہتے تھے کہ اسلام کو خطرہ ہے، مہنگائی آ گئی ہے، کیا مہنگائی ختم ہو گئی؟ کیا اسلام کا پوری دنیا میں بول بالا ہو گیا؟ اور کرتے کیا ہیں؟ سرکاری ٹی وی کو ہر ایک کیس بنانے کے لئے، حکومت سے نکالنے کے، سب چیزوں کے باوجود عمران خان کے جلسوں میں آنے سے لوگوں کو نہیں روک سکتے، جتنا دباتے ہیں لوگ اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں عمران کے ساتھ اور ان کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور ابھی الیکشن میں ان کو ہرا نہیں سکتے، (شور) الیکشن میں ان کو پتہ چل گیا ہے کہ ان کو ہرا نہیں سکتے تو ابھی کر کیا رہے ہیں؟ ان کو Technically knockout کر رہے ہیں، Minus one کا فارمولہ لا رہے ہیں لیکن Minus one نہیں ہوگا، یہ جو بھی Minus one سوچ رہے ہیں، تم جتنا Minus کرو گے اتنا ہم ضرب دیں گے ان شاء اللہ اس کو،

(تالیاں)         مقصد کہنے کا یہ ہے کہ آپ لوگوں کی پارٹیاں ہیں، اپنے لیڈران کو بولیں کہ یہ مہنگائی سے لوگ تباہ ہو رہے ہیں اور آپ پی ٹی آئی والوں پہ کیسز بنا رہے ہیں، اگر پی ٹی آئی پہ کیسز بنانے سے آٹا سستا ہوتا ہے تو میرے اوپر بھی کیس بنالیں، ان سب کے اوپر کیس بنالیں، اگر اس سے کوئی مہنگائی میں کمی آتی ہے لیکن میں اس بات پہ حیران ہوں کہ آپ لوگ بھی اپنے لیڈران صاحبان سے کچھ نہیں کہتے، آپ لوگ حلقوں میں جاکر کیا کہیں گے ؟ یہ پٹرول کس نے مہنگا کیا، عمران خان نے مہنگا کیا؟ یہ ڈیزل کس نے مہنگا کیا، یہ بجلی کس نے مہنگی کی ؟      (شور)      یہ تو ہم ان شاء اللہ ابھی بھی بتا رہے ہیں اور پھر بھی بتائیں گے لوگوں کو کہ Comparison دے کر بتائیں گے کہ تحریک انصاف کی حکومت میں پٹرول اتنے کا تھا، آج اتنے کا ہے، ڈیزل اتنے کا تھا، آج اتنے کا ہے، بجلی اتنے کی تھی، آج اتنے کی ہے اور آپ اگر اپنے لوگوں پر، اپنے صوبے کے عوام پہ، ملک پہ رحم کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کریں اپنے لیڈران صاحبان کو بولیں، کیسز سے کچھ نہیں ہوتا، کیسز سے جتنا آپ دباؤ گے اتنا Youth ہے اس کے ساتھ وہ اور اٹھے گی ان شاء اللہ لیکن خدارا اپنے لیڈران کو سمجھائیں کہ مہنگائی کا کچھ بندوبست کریں، عمران خان ان کے بس کی بات نہیں ہے، اس کا کوئی بندوبست نہیں کر سکتے۔ شکریہ جی۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> شکریہ مسٹر سپیکر، بڑی تفصیل سے بات ہوئی، عاطف خان صاحب نے بڑا تفصیلاً بتایا۔ دیکھیں مسٹر سپیکر، آج بات ہو رہی ہے غربت کی، مہنگائی کی، تو اس وقت وفاقی حکومت کی ترجیحات دیکھ لیں اور لوگوں کے حالات آپ دیکھ لیں، اس وقت وفاقی حکومت کیا کر رہی ہے ؟ کبھی توہین مذہب کارڈ استعمال کر رہی ہے، کبھی توہین اسلام کارڈ، کبھی توہین عدالت کارڈ اور کبھی غداری کارڈ، یہ ان کی Priorities ہیں۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ Continue رکھیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> میں Continue ہوں، یہ ان کی Priorities ہیں۔ مسٹر سپیکر، غریب غریب تر ہو رہا ہے، غریب کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی، مہنگائی کے جو حالات ہیں، یہ مسٹر سپیکر، دیکھ لیں، کتنی Important discussion ہے اور یہ جا رہے ہیں۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ کر گئے)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ان کو عوام کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے اور میں تو سمجھتا ہوں کہ جو سائیکل پر آیا تھا اور پیٹ پہ پتھر باندھ کر آیا تھا، وہ تو ضرور بیٹھے گا کیونکہ انہوں نے پیٹ پہ اینٹ باندھے تھے، وہ مسٹر سپیکر، وہ صرف ڈرامے بازیاں تھیں اور یہ ڈرامے بازیاں مسٹر سپیکر، اوپر سے نیچے تک Trickle down کرتی ہیں، یہ شو بازیاں جو بڑے بڑے بوٹ پہن کر ان کے شو باز لیڈر کرتے تھے، یہی یہ بھی کرتا آرہا ہے، یہ پیٹ پہ بڑے بڑے اینٹ باندھ کر سائیکل پہ آتا تھا، میرے خیال سے مہنگائی اتنی ہو گئی ہے کہ اب اس کے پاس سائیکل خریدنے کے پیسے بھی نہیں ہیں، (شور) لیکن مسٹر سپیکر، ہم عوام کی نبض کو سمجھتے ہیں، ہم نے Resist کیا، احساس کارڈ دیکھ لیں، احساس پناہ گاہیں دیکھ لیں، صحت کارڈ دیکھ لیں، کسان کارڈ دیکھ لیں، فوڈ کارڈ دیکھ لیں اور اب ان شاء اللہ تعلیم کارڈ بھی خیبر پختونخوا سے سٹارٹ ہو رہا ہے۔ (تالیاں) تو یہ مسٹر سپیکر، یہاں سے تو یہ بھاگ گئے ہیں لیکن ان شاء اللہ الیکشن کے میدان سے ان کو نہیں بھاگنے دیں گے، یہ ایک وعدہ ہے پاکستانی قوم کا۔ اب مسٹر سپیکر، ان کی ترجیحات دیکھ لیں کہ اتنی اہم ڈیبیٹ سے یہ بھاگ رہے ہیں، یہ مسٹر سپیکر، ان کی ترجیحات کی طرف واضح اشارہ ہے، ہم یہ واضح بیان دیتے ہیں کہ عمران خان نے کل ماشاء اللہ Half century پوری کر لی، Half century انہوں نے پوری کر لی، یہ تو اپنے پانچ سال میں Half century کے پروگرامز بھی نہیں کر سکے، ان کو سمجھ آئے گی ان شاء اللہ، ان کو الیکشن کے میدان سے بھاگنے نہیں دیں گے، دو تہائی اکثریت سے عمران خان آرہا ہے، عمران خان آئے گا ان کو سبق سکھائیں گے ان شاء اللہ اور وہ سبق ہو گا جو کہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، کورم کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سیکرٹری صاحب، اس وقت اسمبلی میں تئیس (23) ارکان موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت دس اراکین اسمبلی ہال میں موجود ہیں اور کورم پورا نہیں ہے لیکن میں صرف اتنا کہوں گا کہ کافی Important issue پہ بات ہو رہی تھی اور اپوزیشن وہ بات سننے کے لئے تیار نہیں تھی، وہ واک آؤٹ کر گئی، ان کو سننا چاہیئے تھا، وہ بھی بات کرتے ہیں، پھر اپوزیشن اپنی بات کرتی لیکن ان کو میرے خیال سے عوام کی فکر نہیں ہے۔

The sitting is adjourned till 10:00 am, Morning, Friday, 23rd September, 2022.

---

(اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 23 ستمبر 2022 صبح دس بجے تک ملتوی ہو گیا)